گنج الاسرار

مُصنّفہ حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ

مرتّبہ: سیّد شرافت نوشاہی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

گنج الاسرار

از تصنیف لطیف

شہسوار میدان ہویت۔ شاہباز اوج احدیت۔ مرکز دائرہ توحید۔
قطب فلک تجرید۔ زبدۂ اہل بیت مصطفویہ۔ خلاصہ آل مرتضویہ۔
سلطان العاشقین۔ برہان العارفین۔ شمس الاولیا۔ بدر الاصفیاء۔
مقبول درگاہِ رسول الثقلین۔ حاجی الحرمین الشریفین۔ شیخ الاسلام
حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علوی
قادری ساہنپالوی قدس سرہ العزیز
(المتوفی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ)

بہ ترتیب و تصحیح و تحشیہ

مولانا سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنپالوی مدظلہ العالی

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ ساہن پال شریف ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ
ضلع گجرات (مغربی پاکستان)

Marfat.com

۲۹۷۶۴۴
ق ۸۸ س
۱۷۸۸
c/2

بار اوّل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف ضلع گجرات

ترتیب و تصحیح ۱۳۷۳ھ

تکمیل و اضافہ حواشی ۱۳۸۳ھ

اشاعت ۱۳۸۴ھ

فی۔ جلد ایک روپیہ

مندرجہ ذیل پتوں سے کتاب ہذا طلب فرماویں

(۱) مکتبہ نوشاہیہ ساہنپال شریف ڈاکخانہ ٹھٹہ عالیہ ضلع گجرات

(۲) مولوی شمس الدین تاجر کتب زیر مسلم مسجد لوہاری گیٹ لاہور

(۳) دار الاشاعت علوم اسلامیہ حسین آگاہی ملتان شہر

مطبوعہ

استقلال پریس لاہور باہتمام ظہیر الدین پرنٹر

انارکلی لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب گنج الاسرار

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
پیش لفظ از پروفیسر محمد شجاع الدین	۴	اصل مطلب	۴۳
مختصر حالات حضرت نوشہ صاحبؒ	۸	شمس الانوار ترجمہ فارسی گنج الاسرار	۴۴
اولاد	۱۰	آغاز ترجمہ	۴۶
تصنیف	۱۰	خاتمہ	۵۲
مقدمہ از مرتب کتاب ہذا	۱۳	قطعہ تاریخ از مہر درد کاکوروی	۵۳
رسالہ گنج الاسرار	۱۵	قطعہ تاریخ از سید خورشید علی مہر نقوی	۵۴
ہندی زبان اختیار کرنے کی وجہ	۱۷	سادات نوشاہیہ کی غیر مطبوعہ	۵۵
رسالہ کے اسماء میں اختلاف	۱۹	سید شرافت کی غیر مطبوعہ	۵۶
رسالہ کا صحت انتساب	۲۱	تاریخ کی کتابیں	۵۸
رسالہ کے اشعار کی تعداد میں اختلاف	۲۶	مناقب کی کتابیں	۵۸
رسالہ کی شروح	۲۶	تصوف کی کتابیں	۵۹
رسالہ کی تکمیل و ترتیب	۲۷	اوراد و عملیات کی کتابیں	۵۹
گنج الاسرار	۳۰	شرعی مسائل کی کتابیں	۵۹
فارسی اشعار	۴۲	سفرناموں کی کتابیں	۵۹
لفظی ترجمہ	۴۳	مکتوبات کی کتابیں	۶۰
اصطلاحی ترجمہ	۴۳	مناظرہ کی کتابیں	۶۰

Marfat.com

پیشِ لفظ

از جناب پروفیسر محمد شجاع الدین صاحب صدر شعبۂ تاریخ دیال سنگھ کالج لاہور

اللہ جزائے خیر دے جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری کو جن کی کوشش اور ہمت سے بہت سا علمی اور تاریخی کام سرانجام پا رہا ہے چند روز گزرے۔ وہ تین چار مرتبہ غریب خانہ پہ اور کالج تشریف لائے۔ مگر مجھ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ دو ایک بار تو سلالہ خانوادۂ نوشاہیہ صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ جن کی خاندانی عظمت اور تاریخی اہمیت کے پیشِ نظر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن کا غریب خانہ پہ آنا میری انتہائی خوش قسمتی تھی۔ ان حضرات کی تشریف آوری کا مقصد "گنج الاسرار" کے لئے پیش لفظ حاصل کرنا تھا۔

حضرت نوشہ گنج بخشؒ مغلیہ دور کے اُن مقتدر مشائخ میں سے تھے۔ جن کی مساعی جمیلہ سے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے ان کا تعلق سلسلہ قادریہ سے تھا۔ اور حضرت شاہ سلیمان نوری بھلوالیؒ آپ کے مرشد طریقت تھے۔ شاہجہان کے عہد میں آپ بتاریخ آٹھ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں فوت ہوئے۔ بمقام ساہن پال شریف (ضلع گجرات) آپ کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

پنجاب کے عوام پر سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کا بے حد اثر ہے۔ اور جا بجا اس سلسلہ کی خانقاہیں موجود ہیں۔ یہ امر افسوسناک ہے کہ عصر حاضر میں نوشاہیہ سلسلہ عام طور پر بے علم اور یا کم علم دیہاتی عوام کا سلسلہ خیال کیا جاتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اکثر نوشاہی حضرات یا تو بالکل سادہ وضع قطع کے لوگ ہیں اور یا ان کا حلقہ اثر ان پڑھ عوام

Marfat.com

تک محدود ہے۔ یہ عمومی تاثر حقیقت حال کے برعکس ہے۔ اسلامی تصوف کے دیگر سلسلوں کی طرح سلسلہ نوشاھیہ بھی ارباب علم وفضل پر مشتمل تھا۔ دور زوال میں جہاں دیگر سلسلوں کے متوسلین جہالت وپسماندگی کا شکار ہوئے وہاں یہ صورت حال نوشاہیوں کو بھی پیش آئی۔ وگرنہ اس سلسلے کے بزرگ بھی احکام شریعت کی متابعت میں کسی سے پیچھے نہ تھے۔

نوشاہی سلسلہ سے لوگوں کی بیگانگی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مشائخ سلسلہ کی تصانیف ابھی تک حلیہ طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں۔ اور نہ اُن کی علمی اور روحانی مساعی کا لوگوں کو کما حقہٗ علم ہے۔ خوش قسمتی سے صاحبزادہ سید شرافت نوشاہی کے پاس نوشاہی ادب کا بیش بہا اور نایاب مجموعہ ہے۔ اگر یہ تمام کتابیں چھپ جائیں۔ یا ارباب تاریخ وتحقیق کو اُن سے استفادہ کا موقع ملے تو بہت سے تاریخی حقائق پردۂ خفا سے باہر آسکتے ہیں۔ اور ہماری ثقافتی تاریخ کے بہت سے پہلو بے نقاب ہوسکتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ نوشاہی سلسلہ کی تاریخ بے حد دلچسپ ہونے کے علاوہ بہت سی ضروری معلومات کی حامل ہے۔ اور مشائخ سلسلہ کی علمی، ادبی، روحانی، اور تبلیغی مساعی ہماری قومی تاریخ کا درخشاں باب ہیں۔ اور ان بزرگوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ان کا منظر عام پر آنا بے حد ضروری ہے۔ چند برس گذرے جناب اللہ رکھا عباسی امرتسری مرحوم کے پاس شیخ پیر کمال نوشاہی لاہوریؒ کی کتاب "تحایف قدسیہ" کا قلمی نسخہ دیکھا تھا۔ اس کتاب کو معاصر تاریخ اور ثقافت کے مطالعہ کے لئے میں نے بے حد مفید پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس نوع کی تمام کتب شائع ہو جائیں۔ یہ امر میرے لئے باعث عزت ہے۔ کہ آج حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کے رسالہ "گنج الاسرار" کا تعارف کر رہا ہوں۔

Marfat.com

سرزمین پاکستان و ہند پر اسلام کا نیّر ِ درخشاں طلوع ہوا ۔ تو مسلمان حاکموں تاجروں سیاحوں، عالموں، درویشوں، اور مقامی باشندوں میں تبادلہ خیالات کے لئے ۔ ایک مشترکہ زبان کی ضرورت پیش آئی ۔ یہ زبان جو ہند و پاکستان اور ترکی، عربی، فارسی وغیرہ بیرونی زبانوں کے امتزاج سے عالم وجود میں آئی ۔ اور دَورِ اسلامیہ میں پروان چڑھی ۔ اُردو کے نام سے موسوم ہوئی ۔ حافظ محمود شیرانی کے قول کے مطابق یہ زبان برِّ کوچک کے اُس حصّے میں عالم وجود میں آئی ۔ جو آج مغربی پاکستان میں شامل ہے ۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق مرحوم شاہد ہیں کہ صوفیائے کرام نے اُردو کی نشوونما میں نمایاں حصّہ لیا ۔ اور اسے اپنی تبلیغی مساعی کا ذریعہ بنایا ۔

پنجاب کے مشائخ میں حضرت نوشہ گنج بخش رح نے بھی اس مشترکہ زبان میں اظہارِ خیال فرمایا ۔ رسالہ گنج الاسرار اسی زبان میں ہے ۔ اس رسالہ کا مطالعہ جہاں ہمیں حضرت نوشہ صاحب رح کے صوفیانہ خیالات سے آگاہ کرتا ہے ۔ وہاں ہمیں اُس دور کی اُردو سے بھی متعارف کراتا ہے ۔ اس عبارت میں ہندی الفاظ و اصطلاحات کی کثرت ہے ۔ اور یہ اصطلاحات وہی ہیں جو اُس زمانہ کے ہندو مذہبی رہنماؤں (جن میں سکھ گورو بھی شامل ہیں) کے ہاں بھی مستعمل تھیں ۔ عوام میں پرچار کے لئے ان کا استعمال ناگزیر تھا حضرت نوشہ صاحب رح جیسے عوامی درویشوں ہی کی مساعی کا نتیجہ ہے کہ مغربی پاکستان کے عوام کی اکثریت حلقۂ اسلام میں آ گئی ۔ نوشاہی سلسلہ کی یہ تاریخی خدمت کبھی نہیں بھلائی جا سکتی ۔ پنجاب میں مغلیہ حکومت کے انتشار اور سکھوں کے عروج کے دَور میں لاکھوں مسلمان اور بالخصوص دیہاتی عوام اس سلسلہ کے مشائخ سے وابستگی کے سبب سکھ مذہب قبول کرنے سے محفوظ رہے ۔ میں اس

کتابچہ کی اشاعت پر مکرمی شرافت پناہ صاحبزادہ سید شریف احمد کو مبارک باد دیتا ہوں۔

خدا کرے کہ نوشاہی بزرگوں کی تمام قابل قدر کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو جائیں اس طرف سرکاری اور نیم سرکاری اشاعتی اداروں کو بھی توجہ کرنی چاہیے اور قدیم بزرگوں کی غیر مطبوعہ تصانیف کی اشاعت کا انتظام کرنا چاہیئے۔

محمد شجاع الدین
پروفیسر دیال سنگھ کالج
لاہور

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۴ء

Marfat.com

مختصر حالات

قطب الاقطاب شیخ الاسلام حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ العزیز

آپ کے آباؤ اجداد میں سے سید عون قطب شاہ علوی قادری رح چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں تبلیغ اسلام کے واسطے بغداد شریف سے ہندوستان میں آئے۔ اور اپنے انفاس متبرکہ کی برکات سے۔ قوم بھٹی۔ وینس۔ منج۔ کھوکھر۔ چوہان وغیرہ راجپوتوں کو حلقہ اسلام میں داخل کیا[۱] مراۃ سکندری صفحہ ۲۹۷ میں ہے۔

"صلاح آثار تقوی شعار سید قطب قادری از بغداد آمدہ بودند"

آپ کی ولادت یکم رمضان ۹۵۹ھ بمقام گھگانوالی ضلع گجرات میں ہوئی۔[۲] آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سید حاجی علاؤ الدین حسین علوی رح سے پائی۔ پھر حضرت حافظ قائم الدین قادری رح ساکن جاگو نارڑاں سے چندے علم حاصل کیا۔ خواب میں ملائکہ کی زیارت ہوئی۔ تو ان کی توجہ سے علم ظاہری و باطنی منکشف ہو گیا۔[۳] چند ماہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔[۴] آپ کی بیعت طریقت سلسلہ قادریہ میں حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی رح سے تھی۔ تین ماہ حالت جذب و سکر میں رہے۔ پھر حالت صحو سلوک میں آئے۔ ہزاروں مخلوق کو اپنے فیض روحانی سے سیراب کیا۔[۵]

۱؎ میزان قطبی۔ انساب الاقوام ۱۲ ۲؎ مناقبات نوشاہیہ از سید عمر بخش رسولنگری رح ۱۲ ۳؎ تذکرہ نوشاہیہ از سید حافظ محمد حیات ربانی رح ۱۲ ۴؎ خزینۃ الاصفیا از مفتی غلام سرور لاہوری رح ۵؎ کنز الرحمت از مولوی محمد اشرف فاروقی رح ۱۲

Marfat.com

آپ نے اسلامی تبلیغ کو بذاتِ خود۔ اور اپنے خلیفوں کے ذریعہ خوب انجام دیا۔ کشمیر۔ قندھار۔ کابل۔ ہندوستان۔ سندھ۔ وغیرہ میں اپنے خلیفے بھیجے[1]۔ جنہوں نے دن رات کی انتھک کوششوں سے یہ فرائض ادا کئے۔ اور لاکھوں کفار آپ کی سعیِ مبارک سے اسلام کے حلقہ بگوش ہوئے[2]۔

آپ سے سلسلہ نوشاھیہ جاری ہوا[3]۔ آپ کی وفات ہشتم ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں شاہجہان بادشاہ کے عہد میں ہوئی[4]۔ آپ کا روضہ اقدس۔ دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات۔ زیارت گاہ خلائق ہے۔ ہر سال ماہ ہاڑ کی دوسری جمعرات کو عرس مبارک ہوتا ہے۔

آپ نے ممالک عرب وعجم کی سیر بھی فرمائی۔ کتاب چہار بہار سے آپ کی مسافرت و سیاحت کا پتہ چلتا ہے۔ مشائخ وقت کی ملاقات سے سرفراز ہوئے۔ لاہور میں شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی[5]رح اور سندھ میں شیخ مہدی عرف میاں ماجھی سہروردی[6]۔ اور

---

[1] رسالہ الاعجاز۔ از مرزا احمد بیگ لاہوریؒ۔ تحائف قدسیہ از شیخ پیر کمال لاہوریؒ ۱۲۔ [2] خطبات گارساں دتاسی میں دو لاکھ کفار کو مسلمان کرنے کا ثبوت ملتا ہے ۱۲۔ [3] مرزا عبدالستار بیگ سہرامی نے تذکرۃ الواصلین میں۔ اور مرزا احمد اختر کیرانوی نے تذکرۃ الفقراء میں۔ اور مولوی قلندر علی لاہوری نے الفقر فخری میں لکھا ہے۔ کہ سلسلہ نوشاھیہ خواجہ فضیل کابلی سے شروع ہوا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ خواجہ فضیل۔ بانیِ سلسلہ حضرت نوشہ صاحب رح کے مرید تھے۔ [4] لطائف گل شاہی سید گل محمد بن سید عصمت اللہ نوشاہیؒ ۱۲۔ روضۃ الزکیہ۔ از سید حافظ الٰہی بخش بن سید نور اللہ نوشاہیؒ ۱۲

[5] ثواقب المناقب از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی ۱۲۔ [6] تشریف الفقراء از فقیر سید علیم الدین بخاری لاہوری مورث خاندان فقیر صاحبان لاہور۔ سید شرافت

Marfat.com

مصر میں شیخ علقادی رح وغیرہ کی ملاقاتیں کیں۔ اور باہمی افادے۔ استفادے ہوئے۔ مصر میں ایک مسجد میں معتکف رہے۔ وہیں حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا[1]۔

سیر و سیاحت کے دوران میں سات مرتبہ حرمین الشریفین کی زیارت اور شرفِ حج سے مشرف ہوئے[2]۔

اولاد آپ کے دو۲ فرزند ارجمند تھے۔

اول:۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق زندہ دل رح (متوفی ۵ ذیقعدہ ۱۰۹۳ھ)۔ جو آپ کے ولیعہد خلافت تھے۔ اور آپ کے بعد انتیس ۲۹ سال تک سجادہ ہدایت پر رونق افروز رہ کر بیشمار مخلوق کو اپنے فیض و رشد سے نوازا[3]۔ آج تک منصب سجادگی آپ کی اولاد امجاد میں چلا آتا ہے۔

دوم:۔ حضرت مولانا سید محمد ہاشم صاحب دریا دل رح (متوفی ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ) یہ بھی فقہ و حدیث و طب میں یکتائے زمانہ تھے۔ (رحمۃ اللہ علیہ)

تصنیف

حضرت نوشہ صاحب رح نے علمِ توحید و تصوف اور ارتقائے روحانیت کی جو خدمت

---

[1] چہار بہار۔ مجموعہ ملفوظات حضرت نوشہ صاحب ۱۲ [2] ہفتاد اولیا از شاہ شریف احمد مراد سہروردی رح ۱۲
[3] رسالہ احمد بیگ۔ کنز الرحمت ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

کی ہے۔ وہ اہل تاریخ سے پوشیدہ نہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے رسائل ذیل موجود ہیں:

(۱) رسالہ گنج الاسرار۔ ہندی منظوم۔ سالکانِ طریقت کے واسطے اس میں اشغال و اذکار بیان فرمائے ہیں۔ یہ طبع کرا کے نذرِ شائقین کیا گیا ہے:

(۲) چہار بہار فارسی۔ یہ کتاب متفرق مسودات سے اقتباس کر کے ۱۲۰۹ھ میں شیخ محمد ہاشم المعروف ہاشم شاہ بن حاجی محمد شریف قادری نوشاہی تھرپالوی نے بطور سوال و جواب مرتب کی ہے۔ سائل حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی (متوفی ۱۱۹۵ھ) ہیں۔ اور مجیب حضرت نوشاہِ عالیجاہ ہیں۔ توحید و معرفت کا بے بہا خزانہ ہے۔ اس کا ترجمہ بنام خزائن الاسرار میں نے اُردو میں کر دیا ہے:

(۳) ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ المعروف ارشادات نوشاہیہ

آپ کے حالات اور واقعات زندگی سے اقتباس کر کے پانچ سو چالیس[1] ارشادات میں نے اردو زبان میں جمع کئے ہیں:

(۴) کلمات طیبات۔ المعروف ملفوظات نوشاہیہ۔ فارسی۔

تاریخی کتابوں سے انتخاب کر کے آپ کے ایک ہزار کلمات و نصائح کو بترتیب حروف تہجی میں نے اصل عبارت میں مرتب کیا ہے:

اس کا ترجمہ اُردو زبان میں بنام جواہرات میں نے کر دیا ہے۔ لیکن اس میں حروف تہجی کا التزام نہیں رہا۔

---

[1] اس تعداد کو میں نے اس لئے ملحوظ رکھا ہے۔ کہ قرآن مجید کے رکوعات پانسو چالیس ہیں۔ ان کی تعداد و شمار کا اتباع ہو جائے ۱۲ شرافت۔

Marfat.com

(۵) جواہر مکنون:۔ کتاب چہار بہار کے خاتمہ پر کچھ سوال وجواب اختصاراً لکھے ہیں۔ ان کو میں نے ترجمہ کر دیا ہے۔ یہ ترجمہ ایک بار ماہنامہ نوشاہی لاہور میں چھپ چکا ہے۔ یہ ایک سو سوال وجواب ہیں۔

(۶) لطائف الاشارات۔ اس میں آپ کے چالیس ارشادات میں نے اردو میں لکھے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۰

مقدمہ

بنی نوع انسان کی تخلیق کا اصلی مقصد عبادت اور معرفت الٰہی کا حصول ہے ۔ وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون (نہیں پیدا کیا میں نے جنوں اور انسانوں کو مگر اپنی عبادت کرنے کے لئے) اور آفاق و انفس میں اُس کے نشانات کو ملاحظہ کر کے حقیقۃ الحقائق تک رسائی حاصل کرتا ہے ۔ سنریھم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسھم حتیٰ یتبین لھم انہ الحق (ہم دکھائیں گے ان کو اپنی نشانیاں جہان میں ۔ اور ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان کے لئے حق ظاہر ہو جائے) اور حجابات کثرت کو چاک کر کے وحدت کی طرف رجوع کرتا ہے ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ (ہم اللہ کے لئے ہیں اور اُسی کی طرف پھرنے والے ہیں ۔) اور وہ ہم غیریت کو دُور کر کے احدیت سے لو لگاتا ہے ۔ (قل ھو اللہ احد ۔ اللہ الصمد ۔ (کہدو وہ اللہ ایک ہے بے نیاز ہے) اور اپنی فانی ہستی کو مٹا کر ذات باقی سے قائم ہوتا ہے ۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام (ہر ایک چیز فنا ہونے والی ہے ۔ صرف ایک ذات عظمت و بزرگی والے کی باقی رہ جائے گی) اور تمام موجودات کو ہلاک و معدوم سمجھتے ہوئے محض ذات بحت کو موجود مانتا ہے ۔ کل شیءٍ ھالک الا وجھہ (سوائے اُس

Marfat.com

ایک ذات کے سب چیز ہلاک و معدوم ہے) ؞

انبیائے کرام اور اولیائے عظام اسی مقصد کے لئے دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ کہ لوگوں کو ان کی پیدائش کی غرض وغایت سے آگاہ فرمائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رہنمائی کریں۔ اور ان کو ایسے ذرائع بتائیں۔ جن سے وہ اصل الاصول کی طرف راہ پا سکیں۔ ھٰذا صراط علیٰ مستقیم (یہ میرا راستہ سیدھا ہے)

جس طرح لوگوں کی طبائع مختلف ہیں۔ اسی طرح ان کے موصل الی اللہ ہونے کے ذرائع مختلف ہیں۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (جنہوں نے ہمارے لئے مجاہدے کئے۔ ان کو ہم اپنی طرف کی راستے دکھا دیتے ہیں۔) اس سے راستوں کا بکثرت ہونا پایا جاتا ہے۔ بلکہ صوفیہ کرام نے فرمایا ہے الطرق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق (خدا کی طرف اس قدر راستے ہیں۔ جس قدر تمام مخلوقات کے اشخاص ہیں۔ بقول دیگر جسقدر تمام مخلوقات کے سانس ہیں)

منجملہ طُرق الی اللہ کے دو راستے اقرب الطرق اور اسہل السبل ہیں ؞

اول ۔ طریق جذب و اجتبا۔ اللہ یجتبی الیہ من یشاء (اللہ اپنی طرف چُن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے) اس کو اس طائفہ علیہ کی اصطلاح میں۔ راہِ اصطفا۔ اور راہ نا سلوک بھی کہتے ہیں۔ یہ پیغمبروں، اور محبوبوں و مرادوں کی راہ ہے۔ اس میں ریاضت و مجاہدہ شرط نہیں۔ یہ محض فضل ربی سے حاصل ہوتا ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء (یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے) یہ راستہ لاکھوں میں سے کسی کو نصیب ہوتا ہے جیسے غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح اور حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح وغیرہم ؞

Marfat.com

دوم - طریق سلوک - انی ذاھبٌ الی ربی سیھدین (میں اپنے پروردگار کی طرف چل کر جانے والا ہوں وہ میری رہنمائی کرے گا) اس کو راہِ انابت بھی کہتے ہیں۔ یہ عاشقوں، عابدوں، مریدوں کی راہ ہے۔ اس میں توبہ و ریاضت و مجاہدہ شرط ہے۔ اکثر اولیاء اللہ اسی راستے سے واصل باللہ ہوئے ہیں۔

بہرکیف اولیاء اللہ نے تبلیغی خدمات کو انجام دیتے ہوئے طالبان حق کے لئے ایسے دستور العمل بنائے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر خدا کا وصول حاصل ہو سکے۔

رسالہ گنج الاسرار ؏

اسی مقصد کی اشاعت کے واسطے گیارہویں صدی ہجری کے ایک جلیل القدر رہنما اور اسلامی تصوف کے عظیم القدر مقتدا، سلالہ اہل بیت اطہار، خلاصۂ آل رسول مختار قطب الاعظم، غوث الافخم، فرزند مرتضیٰ رضی، جگر گوشہ مصطفیٰ، نائب ذات قادریہ، امام سلسلہ نوشاہیہ، شیخ الاسلام حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قادری قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر رسالہ لکھا۔ جس میں طالبان صادق اور عاشقان واثق کے لئے اذکار و اشغال کے طریقے بیان فرمائے۔ یہ ظاہر ہے کہ حسب ارشاد نبوی من احب شیئاً اکثر ذکرہٗ (جو شخص کسی چیز کی محبت رکھے۔ اس کا ذکر بہت کرتا ہے۔) کثرت ذکر ازدیاد محبت الٰہی کا باعث ہے۔ اور ذکر سے ہی ذاکر اور مذکور کے درمیان سے حجاب اٹھ جاتا ہے۔ اس رسالہ کا نام گنج الاسرار ہے۔

اس میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے اذکار و اشغال و عبادت و ریاضت کے مختلف طریقے بیان فرمائے ہیں۔ یہ فطری تقاضا ہے کہ اگر انسان ایک ہی کام کرتا رہے۔ تو اس

؏ اگرچہ یہ نام عربی قواعد کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ مگر چونکہ قدیم نسخوں میں اسی طرح لکھا ہے۔ اس لئے اس کو بحال رکھا ہے۔ ۱۲ شرافت

Marfat.com

کی طبیعت اکتا جاتی ہے۔ دوسرا کام کرنے کو جی چاہتا ہے۔ ایک ہی قسم کی غذا کھائے تو طبیعت دوسری قسم کی غذا طلب کرتی ہے۔ سب کھاتے اس کی عنصری زندگی کے واسطے مفید و لذیذ ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی روحانی غذا کے واسطے اس طائفہ کے مجتہدوں نے مختلف قسم کے اذکار و افکار تیار کئے ہیں۔ تاکہ بحکم فاذکروا اللہ قیاماً و قعوداً وعلیٰ جنوبہم (اللہ کا ذکر کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے) طالب ہر ایک حالت میں ذکر کر سکے۔ خواہ کوئی ذکر کرے۔ اس کا مقصد فوت نہ ہو۔ اور بحکم کل جدید لذیذ (ہر نئی چیز لذت والی ہوتی ہے) ہر ایک ذکر میں نئی لذت پائے اور واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون (اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تاکہ فلاح پاؤ) کی تعمیل بخوبی کر سکے۔ اور اس کے عشق حقیقی میں اضافہ ہو۔ اور بحکم فاذکرونی اذکرکم (تم مجھے یاد کرو میں تم کو یاد کرتا ہوں) محبوب لایزال سے وصول کا انعام پاکر منعم علیہ گروہ میں شامل ہو۔ اُولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین (یہ لوگ ان کے ساتھ ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام کیا ہے۔ یعنی پیغمبروں، صدیقوں، شہیدوں اور نیکوکاروں ہیں) اور دنیا میں پاک زندگی گذرے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (جو مومن مردوں اور عورتوں سے نیک عمل کرے۔ اس کو ہم پاک زندگی سے زندہ رکھتے ہیں) اور اپنی عمر راہ خدا میں صرف کرکے شہدائے حق میں شمار ہو۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ۔ (جو خدا کی راہ میں شہید ہوں۔ ان کو مردہ مت کہو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم سمجھ نہیں سکتے۔) جو شخص اس راہ سے بے خبر رہا۔

Marfat.com

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا (بیشک اس نے بڑا خسارہ پایا) اور جو شخص اس راہ پر چل کر شاہد حقیقی سے واصل ہوا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (بیشک اس نے بڑی کامیابی حاصل کی)

ہندی زبان اختیار کرنے کی وجہ

حضرت نوشہ صاحبؒ نے اس رسالہ میں ہندی زبان کو اختیار کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ عربی اور فارسی میں اذکار و اشغال کی کئی کتابیں مثل دلائل الخیرات تیسیر الشاغلین اور ارشاد الطالبین وغیرہ کے مشائخ عظام نے لکھیں۔ مگر اس مُلک کی اصلی مادری زبان کی طرف اکثر بزرگوں نے بہت کم توجہ فرمائی۔ حالانکہ انبیاء علیہم السلام جس ملک میں مبعوث ہوتے رہے۔ اسی مُلک کی زبان میں تبلیغ فرماتے رہے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ سکیں۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِیُبَیِّنَ لَهُمْ (اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر قوم کی زبان پر تاکہ ان کو خوب سمجھا سکے) اس لئے ضرورت تھی کہ اس دیار کے طالبان حق کو ان کی زبان میں طریقہ سلوک و تصوف سمجھایا جائے۔ چنانچہ بعض اولیاء اللہ نے اس مقصد کو مدِنظر رکھ کر ہندی زبان میں ترویج طریقہ سلوک کی سعی فرمائی۔ اور اسلامی احکام و نصائح و ہدایات کو ان کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کی۔ مثلاً

(۱) خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر اجودھنی رح (متوفی سنہ ۶۶۴ھ)

(۲) امیر خسرو دہلوی رح (متوفی سنہ ۷۲۵ھ)

(۳) شاہ میراں جی شمس العشاق رح (متوفی سنہ ۹۰۲ھ مؤلف رسالہ خوش نغز۔

(۴) شیخ بہاوالدین باجن رح (متوفی سنہ ۹۱۲ھ)

(۵) قاضی محمود گجراتی رح (متوفی سنہ ۹۲۰ھ)

(۶) شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ المتخلص بہ الکھ داس (متوفی سنہ ۹۴۵ھ)

(۷) بابا نانکؒ (متوفی سنہ ۹۵۳ھ) مصنف جپ جی)

ایسا ہی حضور پر نور رح نے یہ رسالہ کنج الاسرار ہندی زبان میں لکھا۔ بلکہ آپ کے معاصرین میں سے کئی بزرگوں نے اس زبان کو اپنی طبع کا جولانگاہ بنایا۔ اور تصوف، ادب، فقہ میں بہت کچھ تحریر کیا۔ چنانچہ

(۱) شاہ علی جی گام دھنی گجراتی رح (متوفی ۱۴ جمادی الاول سنہ ۹۷۳ھ)

(۲) شاہ خوب محمد چشتیؒ رح۔ مصنف مثنوی خوب ترنگ سال تصنیف سنہ ۹۸۶ھ

(۳) شیخ برہان الدین خانم رح (متوفی سنہ ۹۹۰ھ)

(۴) شیخ حسین قادری لاہوری رح (متوفی سنہ ۱۰۰۸ھ) مصنف کافی ہا)

---

(۵) محمد قلی قطب شاہ رح (متوفی سنہ ۱۰۲۰ھ)

(۶) شیخ پیر محمد سلون رح (متوفی سنہ ۱۰۴۷ھ)

(۷) مولوی عبداللہ۔ المتخلص بہ عبدی ابن محمد۔ مصنف کتب فقہ حنفی الواع وغیرہ۔

(۸) شیخ عثمان بن شیخ حسن۔ مصنف کتاب فقہ چتراولی۔

(۹) شیخ بہاوالدین برناوی خاتم التارکین رح وغیرہ

آپ کے بعد تو کئی صوفیوں نے اس مسلک کو اختیار کیا اور اس زبان میں اسلامی تبلیغی خدمات انجام دیں۔ ان میں سے حضرات ذیل زیادہ تر مشہور و معروف ہیں۔

(۱) شیخ جنید سوہانی چشتی رح (متوفی سنہ ۱۰۷۸ھ)

(۲) قاضی خوشی محمد نوشاہی مفتی کنجاہ (متوفی ۱۰۸۰ھ)

(۳) میراں سید محمد سعید المعروف شاہ بھیکھ چشتی صابری رح (متوفی ۱۱۳۱ھ)

(۴) محمد شاہ بادشاہ دہلی رح (متوفی ۱۱۶۱ھ) مصنف باراں ماہ

(۵) میر سید بلھے شاہ قادری شطاری قصوری رح (متوفی ۱۱۷۱ھ) مصنف کافی ہا

(۶) سید غلام قادر شاہ قادری بٹالوی رح (متوفی ۵ ربیع الثانی ۱۱۷۶ھ مصنف رمز العشق۔

(۷) قاضی علی حیدر چشتی نظامی رح (متوفی ۱۱۹۱ھ) مصنف ابیات۔

(۸) مولانا شیخ فقیر اللہ نوشاہی برقندازی بکیریانی رح مصنف مثنوی سر مکنون سال تصنیف ۱۳۰۳ھ۔

رسالہ کے اسماء میں اختلاف

اس رسالہ کے ناموں میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نے اس کا خود کوئی نام تجویز نہیں کیا۔ محض سالکوں کے لئے ایک دستور العمل بیان کر کے رسالہ کو ختم کر دیا۔ متاخرین صوفیوں میں سے جن بزرگوں نے اس کو پڑھا۔ اس کے مضامین کی مناسبت سے خود ہی کوئی نام رکھ دیا۔ جن بزرگوں نے اپنی کتابوں میں یہ اشعار لکھے ہیں۔ اور جو کچھ ان کا نام درج کیا ہے۔ وہ تاریخوار یہاں لکھا جاتا ہے :

(۱) بیان اشغال :- کتاب لطائف گل شاہی۔ از سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ برخورداری ساہنپالوی رح (متوفی سنہ ۱۱۷۱ھ) سال تصنیف سنہ ۱۱۵۰ھ

Marfat.com

اس میں اٹھارہ اشعار ہیں۔

(۲) گنج الاسرار :۔ کلید گنج الاسرار۔ از خلیفہ محمد ابراہیم نوشاہی برقندازی جالندہری۔
سال تصنیف ۱۲۷۴ھ

گنج الاسرار :۔ شرح انوار العاشقین۔ از سید غلام نبی بن سید وارث علیشاہ نوشاہی برقندازی جالندہری۔

(۳) رمز العشق :۔ نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین ساکن چک بہلول ضلع گوجرانوالہ
سال کتابت ۱۲۸۰ھ اس میں ۵۷ اشعار ہیں۔

(۴) گیان لہر :۔ آب حیاتی از سید عمر بخش برخورداری رسول نگری (متوفی ۱۳۱۱ھ) سال تصنیف ۱۲۸۰ھ

گیان لہر بخشیش گدا۔ از سید عمر بخش مذکور۔

گیان لہر کشکول نوشاہیہ۔ از سائیں منظر محمد عباسی ساکن نہر انوالہ۔ ضلع منٹگمری۔ سال تصنیف ۱۳۵۰ھ اس میں ۴۴ اشعار ہیں۔

(۵) رمز العباد :۔ قرابادین چشتی۔ از مولوی خواجہ عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری۔

رمز العباد :۔ زمزمہ نوشاہی۔ از قاضی غلام جیلانی قادری ساکن ڈڑوہ۔
سال تصنیف ۱۳۳۵ھ۔ اس میں ۸۷ اشعار ہیں۔

رمز العباد :۔ گلزار نوشاہی۔ از مولوی محمد حیات قادری نوشاہی شرقپوری
سال تصنیف ۱۳۴۴ھ۔ اس میں ۴۳ اشعار ہیں۔

(۶) واحد نامہ :۔ مجموعہ وظائف قادری نوشاہی۔ از سائیں فتح علیخاں

Marfat.com

نوشاہی ۔ساکن راولپنڈی۔ سال طباعت ۱۳۳۱ھ۔ اس میں ۱۳۶ اشعار ہیں۔

(۷) کلام الملوک :۔ سبیل سلسبیل۔ از مولوی مقبول محمد نوشاہی مجددی جلالوی۔ سال تصنیف ۱۳۴۲ھ۔ اس میں ۱۲۹ اشعار ہیں۔

ان کے سوا بعض تحریرات میں اس رسالہ کا نام۔ وحدت نامہ۔ بیان تصوف نسخہ طریقت۔ راہ سلوک بھی پایا جاتا ہے۔ مگر نفس مضمون سب کا یہی اشعار ہیں۔

یہ اسماء کا اختلاف کچھ مضر نہیں۔ بلکہ کثرت اسماء فضیلت مسمی پر دلالت کرتا ہے جیسے قرآن مجید اور سورۂ فاتحہ کے اسماء و القاب احادیث میں بکثرت بیان ہوتے ہیں۔ جو اُن کی فضیلت کا ثبوت ہیں۔

رسالہ کا صحت انتساب

جو کتابیں حضرت نوشہ صاحبؒ کے حالات اور مقامات میں مورخین نے لکھی ہیں۔ جیسے

(۱) مقامات حاجی بادشاہ :۔ المعروف رسالہ الاعجاز۔ از مرزا احمد بیگ لاہوریؒ سال تصنیف ۱۱۰۷ھ

(۲) ثواقب المناقب :۔ از علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ سال تصنیف ۱۱۲۷ھ

(۳) تذکرہ نوشاہیہ :۔ از مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی ساہنپالویؒ سال تصنیف ۱۱۴۶ھ

(۴) تحایف قدسیہ :۔ از شیخ پیر کمال لاہوریؒ سال تصنیف ۱۱۸۶ھ

(۵) کنز الرحمت :۔ از مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی میتھریؒ سال تصنیف

Marfat.com

۱۲۲۰ھ وغیرہ۔

ان میں آپ کی کسی تصنیف کا ذکر نہیں کیا۔ اس لئے عام خیال ہو سکتا ہے کہ آپ کی کوئی تصنیف نہ ہوگی۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تذکرہ نگار سیرت کے ہر پہلو پر کچھ لکھے۔ کسی چیز کا عدم ذکر اسکے عدم وجود کا مستلزم نہیں۔ چنانچہ ان کتابوں میں آپ کے ارشادات و ملفوظات کا بھی کوئی عنوان نظر نہیں آتا۔ تو کیا اس سے خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ کبھی آپ نے کچھ ارشاد نہ فرمایا ہوگا۔ حالانکہ شیخ ہاشم شاہ بن شیخ حاجی محمد شریف تھرپالوی نے ۱۲۰۹ھ میں ملفوظات نوشاہ عالیجاہ پر ایک مستقل کتاب بنام چہار بہار فارسی میں لکھی۔ اسی طرح آپ کی تصانیف کا حال ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کسی کتاب کا کسی کی تصنیف سے ہونا دو وجہ سے ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) اول یہ کہ مصنف خود دعوے کرے۔ کہ یہ میری تصنیف ہے

(۲) دوم یہ کہ اکابر اہل علم و تحقیق اس کو کسی کی طرف منسوب کریں۔ رسالہ گنج الاسرار دونو وجہ سے آپ کا کلام ثابت ہوتا ہے۔

(۱)

خود حضور انور۔ رسالہ کے خاتمہ پر اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔

ع یہ سالک عابد کے کام نوشہ ظاہر کئے تمام

(۲)

اکابر صوفیائے کرام عموماً۔ اور خاندان قادریہ نوشاہیہ کے بزرگ خصوصاً

۱۷۸۸

Marfat.com

بتواتر اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحب رح سے منسوب کرتے آئے ہیں۔ اور اپنی کتابوں میں اس کے حوالے دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ چند ایک کے نام لکھے جاتے ہیں۔

(۱) حضرت سید بہادر شاہ قادری رح نے کتاب مجمع الاسرار (سال تصنیف ۱۲۲۹ھ) میں لکھا ہے۔

"قول حاجی نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ

اللہ اللہ اتنا کہو ❊ اللہ رہے اور آپ نہ ہو

(۲) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رح نے کتاب کلید گنج الاسرار میں اس کو حضور کی تصنیف بیان کیا ہے۔

(۳) حضرت سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسولنگری رح نے کتاب آب حیاتی میں لکھا ہے۔

"حضرت پیر نوشاہ صاحب میفرمائید۔

نوشہ صاحب ایوں فرمایا ❊ گیان لہر کتابے آیا!

لا الٰہ الا اللہ سادھے ❊ من سون اُسدم سب کچھ چھاڈے

ایسی ضرب اللہ کی لاوے ❊ جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے

اَللہ اللہ اتنا کہے ❊ آپ نہ رہے تے اللہ رہے"

(۴) حضرت مصنف موصوف نے کتاب بخشیش گدا میں لکھا ہے۔

"حضرت نوشہ صاحب رح۔ حضرت پاک رحمان و حضرت سچیار صاحب و حضرت سید محمد صالح راہم مجلس را فرمودند در تصنیف کتاب گیان لہر۔

لا اله الا الله سادھے — من سوں اُسدم سب کچھ چھاڑے
ایسی ضرب اللہ کی لاوے — جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے
اللہ اللہ اتنا کہے — آپ نہ رہے تے اللہ رہے
ایسا راز اللہ کو کہے — آپ بیچ سوں جاتا رہے"

(۵) حضرت مولانا سید غلام نبی قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رح شرح انوار العاشقین ص۳۵ پر لکھتے ہیں۔

"حضرت جناب پیر و مرشد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ اپنے رسالہ گنج الاسرار میں فقط نفی و اثبات کو تین ہزار یا ایکہزار فرمایا ہے"

(۶) سید صاحب موصوف آگے پھر لکھتے ہیں۔

"شغل کثیر الاسرار حضرت پیر و مرشد دین و دنیا حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی گنج الاسرار میں ارشاد فرماتے ہیں ۔

تیسو کلمہ چوداں حرف — جیوں سورج پگلاوے برف

(۷) اس کے بعد آپ فرماتے ہیں ۔

"اللہ اللہ ایسا کہے — آپ بیچ سوں جاتا رہے"

(۸) مولوی خواجہ عمر الدین طالب چشتی نظامی گڑھ شنکری رح نے کتاب قرابادین چشتی میں کثیر الاسرار کے ضمن میں لکھا ہے۔

"حضرت حاجی نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ ازیں شغل اشارہ در رسالہ خود رمز الہیاد فرمودہ ۔

تیس کلمے اور چوداں حرف — جیوں سورج پگلاوے برف"

(۹) مولوی محمد اعظم قادری نوشاہی برقندازی میروو الی نے کتاب مصباح نورانی میں لکھا ہے۔

"حضرت سید الاولیا۔ اصفی الاصفیا۔ پیر نوشہ گنج بخش صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔"

یہ تپ ساڑھے تھوڑا تھوڑا تب دوڑ اوسے عرش پر گھوڑا"

(۱۰) مولوی صاحب موصوف نے کتاب العصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ میں لکھا ہے۔

"امام العاشقین، قطب الواصلین حضرت نوشہ گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ۔ اُنس باللہ اور وحشت عن الغیر یعنی بقا حاصل کرنے کا طریق یوں فرماتے ہیں۔

اَللہ اَللہ اتنا کہے آپ نہ رہے اور اللہ رہے

(۱۱) اس رسالہ کے ایک قلمی نسخہ پر کاتب کا دستخط ان اشعار میں ہے۔

"رمز العشق رسالہ جان حضرت نوشہ کیا بیان!

جو کو پڑھسی ایہ رسالہ دین دنی وچ ہووے سوکھالہ

لکھن والا فقیر غلام علم الدین ہے اس کا نام

میرا پیر ہے حسن غلام عرض میری پہنچے صبح شام

تمام شد رسالہ رمز العشق از حضرت نوشہ گنج بخش با تمام رسید۔ بدست خط فقیر علم الدین ولد میاں کرم دین موضع چک بہلولی (۱۲۸۰ھ)"

ان کے علاوہ بھی مختلف تحریروں میں اس رسالہ کو حضرت نوشہ صاحب کا

Marfat.com

کلام لکھا ہے۔

رسالہ کے اشعار کی تعداد میں اختلاف

رسالہ ہذا کے اشعار کی تعداد میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے اختلاف اسمار کے ضمن میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اختلاف اضطراب فی المتن کی قسم سے نہیں بلکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی کو مکمل نسخہ نہیں ملا بزرگوں کی زبان سے جسقدر اشعار کسی کو دستیاب ہوئے۔ وہ تبرکاً اپنی اپنی کتابوں میں درج کر دیئے۔ اور اس کا مضمون کے لحاظ سے کوئی نام رکھ دیا۔

رسالہ کی شروح

(۱) حضرت خلیفہ محمد ابراہیم بن خان جہاں انصاری قادری نوشاہی برقندازی جالندھری رح نے ۱۲۷۴ھ بنام کلید گنج الاسرار فارسی زبان میں اس کی بہت عمدہ شرح لکھی۔ اشغال و اوراد کی وضاحت۔ اور حقائق و معارف کا بیان نہایت پسندیدہ ہے۔ وجہ تالیف یہ لکھتے ہیں کہ میرے پیر روشنضمیر حافظ عبدالوہاب نوشاہی رح مجھ کو فرماتے تھے۔ کہ رسالہ گنج الاسرار کی شرح لکھو۔ میں اپنی بے بضاعتی علم کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو ٹال دیتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حضرت شاہ عبدالغفور جالندھری رح کے روضہ میں حاضر ہوا ہوں۔ وہاں حضرت نوشہ گنج بخش رح تشریف فرما ہیں۔ میری طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ے جو فرماوے تجھ کوں پیر   اس پر چلیں تو ہو فقیر

چنانچہ میں نے حضور کے ارشاد کے مطابق یہ شرح لکھدی۔

۲۔ اس رسالہ کے ایک شعر کی شرح مولانا سید غلام نبی برقندازی جالندھری رح نے اپنی کتاب شرح انوار العاشقین میں عمدہ لکھی ہے۔

اُسی شرح کو مولوی خواجہ عمرالدین چشتی گڑھ شنکری رحنے کتاب قرابادین چشتی میں کماد کثیر الاسرار کے ضمن میں نقل کیا ہے۔

۳۔ حاجی آغا میر احمد صدیقی قادری نوشاہی پشاوری رحنے بھی میری فرمائش پر اسکے چند اشعار کی شرح لکھی تھی۔ لیکن اس کو مکمل نہ کر سکے تھے کہ وفات ہوگئی۔

۴۔ سائیں منظر محمد نوشاہی ساکن نہرانوالہ ضلع منٹگمری نے کشکول نوشاہیہ میں رسالہ کے بعض اشعار کی توضیح کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ چنداں صحیح اور مفید نہیں۔

رسالہ کی تکمیل و ترتیب

میں نے نہایت جستجو کے ساتھ خاندان کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اور بزرگان نوشاہیہ کے قلمی بیاضوں کو ملاحظہ کیا۔ اور کافی تلاش و جستجو سے ان سب اشعار کو متفرق تحریروں سے جمع کر کے یہ جامع اور مکمل نسخہ گنج الاسرار مرتب کیا ہے۔ اس کا ماخذ یہ نسخے ہیں۔ حروف ابجدی سے اُن کے اشارے مقرر کر دیئے ہیں۔

Marfat.com

الف ۔ لطائف گلِ شاہی ۔

ب ۔ نسخہ مکتوبہ مولوی علم الدین بہلولی رح ۔

ج ۔ زمزمہ نوشاہی ۔

د ۔ مجموعہ وظائف قادری نوشاہی ۔

ھ ۔ سبیل سلسبیل ۔

و ۔ گلزار نوشاہی ۔

ز ۔ کشکول نوشاہیہ ۔

ان میں سے میں نے نسخہ الف اور ج کو اصل قرار دیا ہے ۔ اور باقی سب نسخوں کے اختلاف حروف اشارہ کے ساتھ حاشیہ پر درج کر دیئے ہیں ۔ ان کے علاوہ اگر کسی کتاب یا مخطوطہ سے کوئی اختلاف لکھا ہے ۔ تو اس کتاب کا اصل نام لکھ دیا ہے ۔ تاکہ مطالعہ کرنے والوں کو سب نسخوں کے الفاظ سے آگاہی ہو جائے ۔

بعض مشکل الفاظ کے ترجمے بھی حاشیہ پر دے دیئے ہیں ۔

رسالہ کے اختتام پر فارسی کے دو شعر جو آپ کی زبان سے ہیں ۔ وہ بھی بمعہ ترجمہ لکھ دیئے ہیں ۔ خداوند کریم مجھ ناچیز کو قیامت کے روز بزرگانِ دین کے ظل عاطفت میں جگہ دے ۔

یارب بہ نبی شافع یوم نشور ۔ یارب بولی و قطب سرچشمہ نور

چوں سایۂ من خاک نشین راگرداں ۔ زیر علم حاجی نوشہ محشور

Marfat.com

ساہنپال شریف ۔ ضلع گجرات
سوموار ۔ ۲۴ / صفر ۱۳۷۳ھ

سید شرافت نوشاہی
عفا اللہ عنہ

ف :۔ میں اپنے محترم دوست جناب حکیم محمد موسےٰ امرتسری کا نہایت ممنون ہوں ۔ جنہوں نے کتابیں مہیا کرنے ۔ اور اس کی تصحیح میں میری کافی امداد فرمائی ہے ۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

شرافت
ا / ذلحجہ ۱۳۸۳ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گنج الاسرار

جس ذات کا اللہ ناوؐں — اس کا تجھے بتاؤں تھاؤںؐ
کم ایک سے تین ہزار — اتنے نام دھرے کرتارؐ
اتنے ہوویں جس کے ناؤں — کیونکر چھپتا اس کا تھاؤں
ظاہر دِسے عالم کچا — کیونکر چھپتا صاحب سچا
حق ہے باقی عالم فانی — فانی کی ناں رہی نشانی
وحدت نوں توں کر تحقیق — اس کوں من (للعہ) سوں کر تصدیق
ایس مکان کوں پہنچن مشکل — سخت راہ ہے دور ہے منزل
بہت ریاضت محنت طاعت — دل حاضر راکھے ہر ساعت
فضل خدا کا اَر توفیق — جب سالک کوں ہووے رفیق
تب پہنچے اِس راہ سعادت — علم موافق کرے عبادت
طاعت اوہ جو پیر فرماوے — اپنا کیا کچھ کام نہ آوے

لہ ھٓ یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ اوسے دے ہیں سارے تھاؤں ۱۲
عہ نام ۱۲ عہ جگہ ۱۲ عہ خداوند تعالےٰ للعہ دِل ۱۲۔

Marfat.com

دارو وہ جو دیوے حکیم | آپ دارو کیا کرے سقیم
کلام خدا کی دارو کھاناں | جس جاناں برحق کر ماناں
جو اذکار افکار افعال | جو اوراد وظائف اعمال
جو حروف کلمات عظام | جو آیات اسمار کرام
جو آویں بندیوں کے کام | دین دُنیا میں ہوویں تمام
سب قرآن مجید میں آئے | حق تعالے نے آپ فرمائے
توں کیا جانیں میرے کام | کون آیت اَز کون ہر نام
کون شغل اَز کونسا ذکر | کونسا عمل اَز کونسا فکر
توں اَز دھڑا تجھ کوں کیا سوجھے | بھلے برے کوں توں کیا بوجھے
سر ہُوّیت خوب پچھان | یہ نکتہ توں دل سیں مان
جے چاہیں لے رنگی بھیکھ | ستگور کا توں چہرہ دیکھ
جو فرما دے تجھ کوں پیر | اُس پر چلیں تو ہو فقیر
محض خدا رسول کی خاطر | یہ نسخہ میں کیتا ساطر

له د، نر، تو ۱۲ سه ب - تجھ ۱۲ سه ب، د، و
نر، کو ۱۲ سه ب، و، نر، کو ۱۲ د، کی ۱۲ شه ب، نر، تو ۱۲ له ھ، بھنوں رنگین ۱۲ -
شه ب، ھ، د ۱۲ شه ب، تجھ ۱۲ ۹ ب، د، ھ، و، نر، کو ۱۲ اله ھ یہ مصرعہ اسطرح ہے
اکیں نہ کر کچھ تقصیر ۱۲ الله ب، تاں ہووے ۱۲ د، ہوئیں ۱۲ نر، ہوویں ۱۲ اله ھ، دی ۱۲ الله ب، ھ
و، ایہ ۱۲ الله ب، نکتہ ۱۲ الله د، کیا ۱۲ نر، کیا ہے ۱۲ الله ب، ظاہر ۱۲ د، عاطر ۱۲ و، نر، شاطر ۱۲ -
عه بیاد ۱۲ عه اسمائے الٰہی ۱۲ - سه تجلی نور ذات ۱۲ لعه مرشد کامل ۱۲ -

جس پر چاہئے تجھ کوں رہنا　　وہ ضرور ہویا اب کہنا
ادھی رات اُٹھ بیٹھے سالک　　چار کونٹ کا ہووے مالک
پچھے اس کے سمجھ سیانے　　سلاح مومن کا وضو بچھانے
کرے تہجد نال نیاز　　دل حاضر از جان گداز
دو رکعت جب پڑھ کر رہے　　ذکر فکر بیں ہو کر رہے
کہہ لا الٰہ الا اللہ ساوے　　من سوں اس دم سب کچھ چھاڑے
ایسی ضرب اللہ کی لاوے　　جو خطرہ ہے سب جھڑ جاوے

---

۱ ب، چاہیے ۱۲ ۲ ب، تجھ ۱۲ ۳ د، ق، ن، کو ۱۲ ۴ ب، او ہو ۱۲ ق، ن، اوہ ۱۲ ۵ د، ھ، ق، ہوا ۱۲ ۶ ب، تجھ ۱۲ ۷ ب، آدھی راتیں ۱۲ ۸ ب، اُٹھ بیٹھے ۱۲ ھ، ق، ن، لے بیٹھے ۱۲ ۹ ب، ھ، ق، ن، کوٹ ۱۲ ۱۰ ب، د ۱۲ ۱۱ ھ، ق، ن، پڑھے ۱۲ ۱۲ ھ، نفل ۱۲ ۱۳ ب، پیالے ۱۲ ھ، نماز ۱۲، ق، ن، نیاز ۱۲ ۱۴ ھ، دے ۱۲ ق، تے ۱۲ ن، اور ۱۵ د، سب ۱۲ ھ، نال ۱۲ ۱۶ ب، گناہ ۱۲ ھ، نیاز ۱۲ ق، ن، گداز ۱۲ ۱۷ ھ، دوازدہ ۱۲ ھ، ق، ن، بارہ ۱۲ ۱۸ ھ، بیٹھے ۱۲ ۱۹ ب، شغل ۱۲ ۲۰ د، موہنہ ۱۲ ۲۱ ب، اللہ اللہ الیہ ۱۲ ق، ھ، ق، ن، کہا الہ کوایا ۱۲ ۲۲ ب، من مو دم ۱۲ ق، جو من موہنہ سب اُس دم ۱۲ ھ، دل سے غیر اللہ نوں ۱۲ ق، ن، من سے ۱۲ ۲۳ ق، سجلچے ۱۲ ن، کاہڑے ۱۲ ۲۴ ھ، مصرعہ الا اللہ کی ضرب لگاوے ۱۲ ق، ن، الا اللہ کی لاوے ۱۲ ۲۵ ق، ہو ۱۲ ۲۶ ب، سبھی ۱۲ ۲۷ ب، چل ۱۲ د، ھ، ق، ن، جھل ۱۲ -

عہ چہار اطراف عالم ۱۲ عہ حدیث نبوی کا ترجمہ الوضوء سلاح المومن ۱۲ عہ اختیار کرے ۱۲

لا الہ کی پھڑ شمشیر — تاں وچ عالم سارے پھیر

لا الہ کی پکڑ بہاری — گرد ڈھنڈ سب دور اتاری

محمد رسول اللہ من بھیتر کہے — اگم پینڈ ستگور توں لیے

ایک ہزار یا تین ہزار — کلمہ پاک کریے تکرار

چوبیس ہزار جو کوئی کرے — انت کال بھی اس سیں ڈرے

پرستش اس کی پیر سوں پاوے — جو لکھنے موں رسم نہ آوے

جیوں کر پیر کرے تلقین — لاگ رہے جیوں جل میں مین

ذکر غیب توں سن لے پیارے — اللہ تیرے کام سنوارے

اچپا جاپ ہے جس نے کینا — حکمت ہدایت اس نے لینا

جلس ترکی ناشغل پچھان — عامل ہے سلطان جہان

---

۱ ۲ یہ دونو شعر نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہیں ۱۲ ۳ یہ شعر صرف نسخہ ھ میں ہے ۱۲ ۴ ھ، نہ، اک ۱۲ ۵ ب، د، ھ کلمہ پاک و ۱۲ ۶ د، کلمے پاک کا ۱۲ نہ کلمے پاک و ۱۔ ۷ ھ، کر ۱۲ ۸ ب، چوتی ہزار ۱۲ ۹ ب، تھیں ۱۲ ۱۰ بعض نسخوں میں پرسن لکھا ہے ۱۲ ۱۱ نہ، سے ۱۲ ۱۲ ب، یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ لکھنے موں وہ بات نہ آوے ۱۲ ۱۳ د، و، نہ، ایں ۱۲ ۱۴ و، نہ، جیکو ۱۲ ۱۵ ب، د، نہ، جو ۱۲ ۱۶ ب، مین ۱۲ ۱۷ ب سوارے ۱۲ ۱۸ نسخہ و، نہ میں یہ شعر اس طرح ہے انحد جس ترکی تینوں شغل پچھان۔ جن کا ان پر عمل ہے ۔ ۔ ۔ سو سلطان جہان ۱۹ جادو ب۔ جھاڑو ۱۲ ۲۰ غبار وسواس ۱۲ ۲۱ دل میں ۱۲ ۔

۲۲ تعلیم باطنی ۲۳ آخر وقت ۱۲ ۲۴ پانی ۱۲ ۲۵ مچھلی ۱۲ ۲۶ اچپا ذکر از سلطان الاذکار ۱۲ ۲۷ نجات حاصل کرنا ۱۲ ۲۸ شغل محمود ۱۲ ۔

Marfat.com

ایڑا پنگلا پون کوں پیوے — دس سوں چاڑ باندہ سُکھ جیوے
اپنے شاہ کا نوبت خانہ — سنے اپنے کانوں شاہانہ
انحد کی کوئی جانے سار — انحد باجے دُھر دربار
انحد ہے سلطان اذکار — انحد جیو کا ہے سردار
انحد کی ٹکٹکی سنجہان — تینوں شغل کئے عیاں
پھنگا اس کا عمل پچھان — وہ سلطانی یہ سلطان
پیر بدھ سادھے تھوڑا اٹھوڑا — تو دوڑاوے عرش پر گھوڑا
دو نو دیوے پھر الٹا وے — محراب بھنواں کے بیچ لیلاوے

ملہ ب، اندھا ۱۲ د، آرا ۱۲ ۲ملہ ذہ پنگھا ۱۲ ۳ملہ ب، د، ھ، و، کو ۱۲ ۴ملہ ب میں یہ مصرع اس طرح ہے "وہ بن تاندہ چاد جگ جیوے" ۱۲ ۵ملہ دسویں دُوار چاہڑ ۱۲ و، نا، دسویں چاہڑ ۱۲ ۶ملہ ھ، شوہ ۱۲ ۷ملہ ب سن توں ۱۲ ۸ملہ ھ، سنئے ۱۲ ۹ملہ ب، د، ھ، نا، کان ۱۲ ۱۰ملہ ب، شبہانہ ۱۲ د، ھ، نا، شدیانہ ۱۲ و، یہ مصرعہ اس طرح ہے اپنے کان سنے شدیانہ ۱۲ ۱۱ملہ ب گون ۱۲ ۱۲ملہ نا ابھی ۱۲ ۱۳ملہ و، نا، یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ انحد کہاں پوکار پوکار ۱۲ ۱۴ملہ ب کی ۱۲ ۱۵ملہ ب، ایہ ۱۲ ۱۶ملہ ب، و، دم ۱۲ ۱۷ملہ نا مصباح نورانی، تپ ۱۲ ۱۸ملہ ب، اوہ ۱۲ د، نا، مصباح نورانی، تب ۱۲ د، تاں ۱۲ ۱۹ملہ نا، پر ۲۰ملہ و، دیوے ۱۲ ۲۱ملہ نا و پھیر ۱۲ ۲۲ملہ نا، بھنوا کے ۱۲۔

عہ وہ سانس جو دائیں نتھنے سے خارج ہوتا ہے ۱۲ سہ وہ سانس جو بائیں نتھنے سے نکلتا ہے ۱۲ ست ہوا مراد سانس ۱۲۔ للعہ اس شعر میں ذکر حبس کا طریقہ بتایا ہے ۱۲ صہ دسواں دُوار سے مراد ام الدماغ ۱۲ سہ صوت سرمدی ۱۲ معہ طریقہ ۱۲ بہ ہر دو چشم ۱۲ اسید شرافت

Marfat.com

ترڑکٹی کے سنگ آنکھ لگاوے
جو پھل چاہے سوئی پاوے

ترڑکٹی کے تم دو گھر جانوں
محسودا ار نصیرا مانوں

طرف محسودہ رکھے دھیان
کوئی ویلے شغل پچھان!

سانس کرن جھمک پتیان
ایس عمل کا رکھ دھیان

شغل محسودا ار نصیرا
پلک نہ جھمکے اس میں بیرا

نوک ناک پر نظر لکاوے
عالم نظر سراب جیوں آوے

شغل فوارہ میرے میتا
جتنا ہووے اتنا کیتا

منہ سے شعلہ باہر آنے
عین نور ذات بہ جانے

پنج گنج ار باراں جہان
سن اے طالب سگھڑ سنجان

دل میں اپنے دلوا دھار
ہو ہم ہو ہم اس جو ست چتار

چار بھانت یہ بارش جان
ایک سیں ایک لطیف پچھان

لہ ب، یہ مصرع اس طرح ہے ترڑکٹیاں لنگ سنگ رہے ۱۲ ق ترڑکھی ۱۲ لہ ق، مانگے سو پھل پاوے ۱۲ تو بھی مکھ منگے ۱۲ ن، جو کچھ مانگے ۱۲ سہ ب، سو لیوے ۱۲ ن، سو کچھ ۱۲ کہ ب رکھ ۱۲ شہ ب، یہ مصرع اسطرح ہے وجد اوس پر عمل اوہ سلطان جہان ۱۲ نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں اسطرح ہے۔ انہد ترکٹی شغل پچھان ۱۲
لہ یہ شعر نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہے ۱۲ شہ ب اور ۱۲ شہ ب چکے اوہ سمیرا ۱۲ ۹ہ ب اار ۱۲
نلہ ب رہے للہ ب، ق عمل خوب پچھان ۱۲ للہ ب، ایک سے ایک ۱۲ -
ہلہ دونو ابروں کے درمیان نقطہ . . . کا نام قاب قوسین مراد شغل محمود ۱۲
ہلہ یعنی بینی پر نظر لگانا ۱۲ للہ خیالی دنیا ۱۲ للہ بال بال میں نور کا تصور کرنا ۱۲
صہ چار قسم یا چاروں طرف ۱۲

Marfat.com

شغل غوطہ ہے بہت غریب — شغل غوثیہ جان عجیب
صور علمیہ[1] کرتوں خیال — تاں توں ہوویں مرد کمال
شغل جامع ار شغل مدوّر[2] — شغل ورزش[3] کا ہو متصوّر
شغل غل پھر کرتوں بھائی — اس کی بینوں سیندھی[4] آئی
کشف قبور اک شغل سنایا — کشف فرقان بھی نال بتایا
ہم[5] فنا کرتوں یار! — اپنے گھر سے ہو جا پار!
مبدا معاد کو کرتوں یاد — گوڑی اس کا کر استجاد[6]
دھیان لگا من بھیتر دھاریں — سمندر نور میں لوند بچاریں
اوہاں بیٹھ[7] کر کرے[8] نماز — جگ بگ[9] جوت[10] ار نازنیاز[11]
بحر تلک ایسا ہی[12] رہے — آسن[13] سادھ سیدھا ہو بہے[14]
ذکر ثلاثہ[15] پایہ کرے مدام — برزخ کہتے اس کوں[16] عالم[17]

---

۱ ب، صور علم وا ۱۲ ۔ ۲ ب، اور شغل محمودہ ۱۲ ۳ ب، میں یہ مصرعہ اس طرح ہے۔ "وو شغل ورینہ ہو مقصودہ" ۴ یہ شعر صرف نسخہ سائیں رمضان سیالکوٹی میں ہے ۱۲ ۵ د، و، کہے ۱۲۔
۶ و، ن، پڑھے ۱۲ ۷ ب، اور ۱۲ ۸ د، تھے، اور ۱۲ و، ہے ۱۲ ۹ د، کرے نیاز ۱۲ ۱۰ ب، دہو ۱۲۔ ۱۱ د، رہیئے ۱۲ ۱۲ د، سیدھا بہیئے ۔ ۱۳ د، ذکر ثلاثہ ۱۲ و، ن، ذکر صفایا ۱۲ ۱۴ د، کو ۱۲
د، تھے، کا ۱۲ ۱۵ و، ن، نام ۱۲۔

اعیان ثابتہ ۱۲ شغل جمالی ۱۲ انکشاف، الہام، سوجھ پانا ۱۲ تصوّر ۱۲۔
نور عقلی نور ۱۲ مستقر نور ۱۲ مربع بیٹھنا ۱۲ سید شرافت۔

ذکر ثلاثہ مغز بے مول — غنچہ کھڑ کر ہووے پھول
اسم اعظم بہہ بیچھے پڑھے — تو یہ ساگر گھسوں ترے
تیس کلمے ارچو واں حرف — جیوں سورج پگھلاوے برف
اس سیں ظاہر کیونکر کہیے — سر چھپئے تو عارف رہیے
سر جاوے پر سر نہ جاوے — تو یہ سر سر کوں پاوے
فجر ہووے تو پڑھے نماز — سنت فرض میں کرے نیاز
ایسا راز اللہ کوں کہیے — آپ بیچ سوں جاتا رہیے

---

۱ ب، مغز کا ۱۲ د، مغز بے ۱۲ و، ن، مغزی ۱۲ ۲ ب، کھڑ کھڑ ۱۲ ۳ و، ن، پردہ کھول کر پھول ۱۲ ۴ ن، اسم ۱۲ ۵ ب، بیٹھ ۱۲ د، بھی ۱۲ ۶ د، سیجھے ۱۲ ۷ ب، تو یہ ۱۲ د، تب گو میدان سے کھڑے ۱۲ ۸ ب و، ن، ساغر ۱۲ ۹ ب، سبھ سوں ۱۲ و، سچ ۱۲ ن، سیچ ۱۲ ۱۰ ب، پھرے ۱۲ ۱۱ ب، تین ۳۰ ۱۲ د، تیس سو ۱۲ ن، تین سو ۳۰۰ ۱۲ - شرح انوار العاشقین میں ہے تیسو کلمہ ۱۲ ۱۲ ب، و، ن، کلمہ ۱۲ ۱۳ ب، ن، اور ۱۲ ۱۴ و، سورج جیوں ۱۲ ن، سورج جو ۱۲ ۱۵ ب، بھنگیاوے ۱۲ ۱۶ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "اس بھید کون ظاہر کرے" ۱۲ ۱۷ ن، سوں ۱۲ ۱۸ و، ن، کہے ۱۲ ۱۹ ب، اور ۱۲ د، ن، تے ۱۲ ۲۰ ب، جرے ۱۲ و، رہے ۱۲ ۲۱ د، تب ۱۲ و، تے ۱۲ ن، اور ۱۲ ۲۲ ب، تاں اوہ ۱۲ د، تب یہ ۱۲ ن، تو اللہ ۱۲ - ۲۳ ب، د، و، ن، کو ۱۲ ۲۴ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "اوہاں بیٹھ کر کرے نماز" ۱۲ ۲۵ د، ھتے ۱۲ و، تاں ۱۲ ۲۶ ب، یہ مصرعہ اسطرح ہے "سنت فرضاں نال نیاز" ۱۲ ۲۷ د، فرض کرے ۱۲ ۲۸ د، ایسی ۱۲ شرح انوار العاشقین میں یہ مصرعہ اس طرح ہے "اللہ اللہ ایسا کہیے" ۱۲ ۲۹ ب، کو ۱۲ د، سوں ۱۲ و، ن، کا ۱۲ ۳۰ د، کیسے ۱۲ ۳۱ ب، خواب ۱۲ د، جو آپ ۱۲ ۳۲ ب، موں ۱۲ د، سیں ۱۲ و، ن، سے ۱۲ ۳۳ ب، جیتا ۱۲ ۳۴ د، رہیے ۱۲

؎ کشتی ۱۲ ؎ مقطعات قرآنی ۱۲ - ؎ حروف نورانی ۱۲ -

حاضر ہو کر غائب ہووے ۔ حق کوں پاوے آپ کوں کھووے
عارف دیکھو ایسا ہووے ! ادب صورت کا پورا جو
اوہاں بیٹھ کر کرے سلام ۔ شرم ادب سوں کرے تمام
ایسی من کی سرت لگاوے ۔ جو کچھ من میں دیکھا جاوے
انکھیں موندھ کر دل پر راکھے ۔ خوب نظر سیں امرت چاکھے
پھرتاں دیکھے عرش رحمان ۔ حق کوں پاوے سمجھ کر جان
اللہ اللہ اتنا کہے ۔ آپ نہ رہے تے اللہ رہے

ب، ہو کر حاضر ۱۲ ۔ و، نہ، عارف ۱۲ نہ، ہوئے ۱۲ ب، و، نہ، کو ۱۲ ۔ ب، اور آپ ۱۲ و، نہ، اور کو ۱۲ ب، گاوے ۱۲ ۔ نہ، کھووسے ۱۲ و، ہووے ۱۲ نہ، ہوئے و، نہ، پر ادب ۱۲ و، ہووے ۱۲ نہ، ہوئے ۱۲ ۔ و، نہ، پیچھے ۱۲ و، ہٹ کر ۱۲ نہ، بیٹھ کر ۱۲ ب، آرام ۱۲ ب، رام روپ ۱۲ ۔ و، نہ، انکھیں ۱۲ د، کو ۱۲ ب، و، نہ، اکھیں ۱۲ د، انکھ ۱۲ ب، منہ ماتھے پر ۱۲ د، موندھ ۱۲ و، نہ، رکھے ۱۲ د، نہ، طرح ۱۲ ب، سے ۱۲ د، کی ۱۲ و، نہ، یہ ۱۲ ب، د، و، نہ، امرت ۱۲ و، نہ، چکھے ۱۲ د، جب پھرتا ۱۲ نہ، پھرتا ۱۲ د، و، نہ، کو ۱۲ د، سمجھ کر مان ۱۲ مجمع الاسرار میں یہ شعر اس طرح ہے ۔ اللہ اللہ اتنا کہو ۔ اللہ رہے اور آپ نہ ہو ۱۲ ۔ د، نہ، میں لفظ تے نہیں ۱۲ عقیدۃ الیوسفیہ میں اور ۱۲ ۔ فنا فی اللہ ۱۲ بقا باللہ ۱۲ ۔ خشوع خضوع ۱۲ ۔ شعور ۱۲ ۔ کشف کونی ۱۲ ۔ مراقبہ ۱۲ آب حیات مراد کشف آلہی ۱۲ انس باللہ ۱۲ ۔

Marfat.com

سوا[1] پہر[2] بیٹھے[3] اِت[4] سار | تاں[5] پہنچے[6] اُوچے[7] دربار[8]
سوا پہر جب ہووے پورا | سالک ہووے[9] پورا[10] سُورا[11]
نفل[12] ضحیٰ کے پھیر[13] گذارے | دین دنی[14] کے کام سنوارے[15]
تیں[15] سو[16] کلمے[17] ار چوداں نام | سجدے[18] میں[19] توں پڑھے مدام
پنجے وقت نماز پچھانے | تاں[21] اوہ حاضر[22] خاوند جانے[23]
سُنت عصر کی ترک نہ کرے | تو گوئے[24] میدان سوں کھڑے
بعد عصر کے چُپ کر رہے | شام تلک آپہ[25] حاضر رہے
سُن توں بات کوں دھر کے کان | اس میں کیا ہے رمز نہان
گم کر اپنا آپ اے عاقل | جے ہونا[26] ہے حق کا واصل

---

[1] و، ن، جد سوا پہر ۱۲ [2] ب، جب ۱۲ ن، بیٹھے ۱۲ [3] ب، ایسے د، اِس ۱۲ [4] و، تب ۱۲ ن، تا ۱۲ [5] ب، اوہ پہنچے ۱۲ د، جا پہنچے ۱۲ [6] ب، اوچے ۱۲ [7] و، جد ۱۲ ن، ہُوا جد ۱۲ [8] ن، ہویا ۱۲ [9] د، و، پورا ۱۲ [10] د، ھ، و، ن، نماز ۱۲ [11] د، کی پڑھے ۱۲ ھ، با وقت ۱۲ [12] ھ، پھیر جہانی ۱۲ [13] و، دے ۱۲ ۔ [14] ن، سوا سے ۱۲ [15] ب، تین ۱۲ و، تیس سو ۱۲ ن، تین سو [16] د، چوداں حرف ۱۲ [16] ب، و، ن، کلمہ ۱۲ [17] ب، اور ۱۲ [18] ن، سجدہ ۱۲ [19] ھ، و، ن، بیچ پڑھے تو کام ۱۲ [20] ھ، و، ایسی گذرانے ۱۲ ن، ایسے گذارے ۱۲ [21] و، ن، ہر دن ۱۲ [22] ن، خاوند حاضر ۱۲ [23] ھ، میں یہ مصرعہ اس طرح ہے "اللہ حاضر ناظر جانے" ۱۲ [24] ب، یہ مصرعہ اس طرح ہے ۱۲ ن، تاں گھوڑا مسلاشی کھڑے ۱۲ ھ، میں مصرعہ اس طرح ہے "تاں ہی گر میدانوں کھڑے" ۱۲ ن، میں مصرعہ اس طرح ہے گوئے میدان سے او ہو کھڑے ۱۲ ۔ [25] ب، ایسا ہی رہے ۱۲ و، حاضر رہے ۱۲، ھ، کچھ حاضر ۱۲ ن، یہ حاضر رہے ۱۲ [26] ب، ہویا ہیں ۱۲ ۔

ع وصول الی اللہ ۱۲ ۔ع بہادر و جوانمرد ۱۲ ۔

آکھے پیر جو دل پر رکھ — خوب طرح یہ امبرت[1] چکھ
غرض میری ہے بیان شو اغل — تقدیم تاخیر ہیں ناں ہو غافل
لیکن سمجھ نہ گور بن آوے — ستگور با جھ یہ سوجھ نہ پاوے
عارف کامل راہ بتلاوے[2] — اردو بُرد کوں[3] خوب چھپاوے[4]
مجھ کوں[5] مرشد شاہ سلیماں — بن[6] مانس سیتیں[7] مانس کیناں[8]
دھن دھن بھاگ ہیں مرشد پایا — سروپ رُوپ جس مُنہ[9] وکھایا
سنگت گور سیتیں[10] میں بلہاری — بھرم دوئی کا مارن[11] ہاری!
ستگور پورے راہ بتایا — تاں[12] ہیں بھیت محبت پایا
لب سیں[13] یار کی ہیں مدھ پیتا — خمار اس کے نے بیخود کیتا
اس سیں اظہر کیا بیان — سّر چھپے تو عارف جان
غوث الاعظم کریا کینی — جو یہ[14] نعمت مجھ کوں دینی
نام اُسکے[15] میں صدقے جاواں — جاں[16] اپنی نوں گھول گھماواں

---

[1] ب، امرت ۱۲ [2] ب، بتلایا ۱۲ [3] ب، کو ۱۲ [4] ب، چھپایا ۱۲ [5] ھ، کو ۱۲ [6] ھ، سے ۱۲ [7] ھ، کیتا ۱۲ [8] ھ، مونہہ ۱۲ [9] ھ، سے ۱۲ [10] ھ، بلہاسے ۱۲ [11] ھ، مان ہاسے ۱۲ [12] ب، تا ۱۲ [13] ب، لب با دیکی ۱۲ [14] ھ، ایہ ۱۲ [15] ھ، نام پیراں توں ۱۲۔ [16] ھ، میں گھولی ہیں ۱۲۔

عہ حیوان سے انسان بنایا یعنی مبتدی سے منتہی کیا ۱۲ عہ مظہر ذات حق ۱۲ عہ معیت شیخ کامل ۱۲ عہ قربان ۱۲ عہ وہم غیریت ۱۲ عہ محبوبہ حقیقی ۱۲ عہ شراب عشق حقیقی ۱۲ عہ عنایت بے غایت ۱۲ عہ نثار کرنا ۱۲ ؞

Marfat.com

اس کا اسم ہے اسم خدا　　کیا ہو اس کی صفت ادا
پاک نبی[1] تے لاکھ درود　　آل اُنہے اصحاب[2] شہود[4]
یہ سالک[3] عابد کے کام
نوشہ ظاہر کئے تمام

ہو

---

[1] ھ، پر ۱۲ [2] ھ، رسول ۱۲ -

[3] نسخہ ب =	یہ سالک عابد کا کام	نوشہ ظاہر کیا تمام
ج =	" " "	حاجی محمد کہے تمام
د =	" " "	نوشہ صاحب کہیا تمام
ھ =	طالب صادق کا یہ کام	حاجی محمد کیا تمام
" =	رمز العباد ہے اس کا نام	" "
و =	" " "	نوشہ حاجی کہے تمام
نما =	یہ صادق عابد کے کام	نوشہ صاحب کے کام

---

[4] = ارباب توحید شہودی ۱۲ -

Marfat.com

فارسی اشعار

یہ ۲ دو شعر حضور کی زبان پاک سے ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان نوشاہی برخورداری رح (متوفی ۱۱۷۰ھ) اپنی کتاب لطائف گل شاہی میں لکھتے ہیں۔

"رباعی از زبان حضرت نوشہ صاحب رح"

۲۔ حضرت مولانا سید حافظ آلہٰی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری رح (متوفی ۱۲۵۳ھ) اپنی کتاب روضۃ الزکیہ فی حقائق العلمیہ میں لکھتے ہیں۔

"رباعی از حضرت نوشہ حاجی گنج بخش رح کہ بوقت جوش واستغراغ فرمودہ۔"

"منادی ست در کوچۂ میفروش — کہ امروز در دھر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند — کشاکش بدیوانِ مستاں برند"

لطائف گل شاہی میں چوتھا مصرعہ اسطرح ہے۔

"کشاکش سوئے کوئے مستاں برند"

ست وزن شعر پورا کرنے کے لئے نون کو غنہ استعمال کیا ہے۔ اساتذہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔ جیساکہ مولانا جامی رح تحفۃ الاحرار میں واقعہ معراج میں لفظ وامانش میں لائے ہیں۔

ست عالم زاں نور بود ستنیز ۔ دست بزن جامی و دامانش گیر ۱۲ سید شرافت۔

لفظی ترجمہ :-

شراب بیچنے والے کی گلی میں منادی ہو رہی ہے کہ آج جس کسی میں ہوش پائیں۔ اُس کا گریبان پکڑیں۔ اور دامن کھینچتے کھینچتے مستوں کے دربار میں لے جائیں۔

اصطلاحی ترجمہ :-

میفروش سے مراد مرشد کامل۔ ہوشمند سے مراد سالک۔ مست سے مراد مجذوب مطلق موحد حقیقی۔

حاصل مطلب :-

مرشد کونین ساقی میخانہ وحدت کی طرف سے اعلان ہو رہا ہے کہ اے عارفان تام المعرفت جس سالک میں غیر اللہ کا شعور باقی ہو۔ اور وہ شہود کو منزل مقصود سمجھ بیٹھا ہو۔ اس کو طریق جذب واجتبا کے ذریعہ مخموران توحید کے زمرہ میں داخل کرو۔ کہ اُس میں غیریت کی بُو نہ رہے۔ اور وہ مجذوب مطلق ہو کر وحدت وجود کا دم بھرے۔

ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھُو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسول خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

برحمتك یا ارحم الراحمین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمس الانوار ترجمہ فارسی گنج الاسرار

(از سیّد شرافت نوشاہی)

بنام ذاتِ آں خلّاقِ بیموں — منزّہ شان او از چون و بیچوں
رحیم و مالک و ربّ و غفور ست — ثناؤ حمد مراد راضرورست
دگر نعت امام المرسلین ست — محمّد رحمۃ للعالمین ست
محمّد باعثِ ایجادِ عالم — محمّد نازشِ اولادِ آدم
محمّد افتخارِ خاک و افلاک — محمّد تاجدارِ ملکِ لولاک
محمّد خاتمِ پیغمبران ست — محمّد جانِ جانِ اہلِ جہان ست
محمّد قبلۂ اہل ولایت — محمّد کعبۂ راہِ ہدایت
محمّد قبلہ گاہ اہلِ عرفاں — محمّد کعبۂ ارواحِ ایماں
شفیع عاصیاں در روزِ محشر — کہ ذاتش سربسر نورست یکسر
سلام حق بود برآل واصحاب — بجملہ اولیا اخیار و اقطاب
وزاں پس گوشمت اے صاحبِ راز — کہ ایں نسخہ مکمل ہست اعجاز
بنامِ رمزِ عشق و گنجِ اسرار — کہ در وے شد بیان شغل اذکار

ز تصنیف مقدس غوث عالم — جناب شاہ نوشہ قطب اعظم
زہے آں قدوۂ سادات علوی — غلامش جملہ موجودات علوی
جمال عارفان قادریہ — امام خاندان نوشہیہ
ہمیں سر حلقۂ ارباب توحید — ہمیں سر دفتر اصحاب تفرید
کہ ذاتش گنج بخش دو جہان ست — بعالم فیض او ہر دم روان ست
ثریا تا ثرائے فقرش عیان ست — بمہر و ماہ نامش ورد جان ست
باوج معرفت شہباز افخم — بملک معدلت سلطان اعظم
چو بود ایں نسخۂ عالی مرغوب — بلغت خاص ہندی نظم محبوب
ارادہ کردم از راہ شرافت — کہ بہر سالکاں گردد لطافت
چو اہل ذوق و شوق او را بخوانند — ہمہ مضمون پاکش را بدانند
بفضل حق نمودم ترجمہ خوب — زبان فارسی گردید مطلوب
نہادم نام او را شمس انوار — کہ شد مقبول جملہ اہل اسرار

شرافت خاکپائے پیر نوشہ
بخواہد از خدا ایمان توشہ

آغاز ترجمہ

بنام آنکہ نامش ہست اللہ — مقام او بگویم با تو و اللہ
یکے کم اسم او از سہ ہزار ست — کہ اسمائے صفاتِ کردگار ست
ہر آنکو این قدر مشہور باشد — چگونہ جائے او مستور باشد
چو ظاہر مے نماید عالمِ خام — چرا پوشیدہ باشد ذاتِ فرجام
جہاں فانی و ذات حق بقا ہست — نشانِ جملہ عالم بس فنا ہست
بکن ہر حال وحدت را تو تحقیق — ز قلب خود بکن این را ز تصدیق
بریں منزل رسیدن سخت مشکل — رہے صحبت ہم دورست منزل
کند محنت ریاضت ہم اطاعت — حضور قلب دارد جملہ ساعت
شود چوں فضل و توفیق خداوند — رفیق سالک محبوبِ دلبند
رسد بر درجۂ راہِ سعادت — کند حسبِ علوم خود عبادت
عبادت آں بود کو شیخ گوید! — ہمہ کارے ز خود ضائع بجوید
دوا آنست کو بخشد حکیمے — علاج خود نیاید از سقیمے
کلام حق بداں خوردن دوائے — کند تسلیم کو داند شفائے
ہمہ اذکار ہم افکار و افعال — وظائف ورد جملہ نیک اعمال
حروف پاک و کلمات عظامی — ز آیات و ز اسمائے گرامی
کہ بہرِ مرداں درکار باشند — بد بنیاد بدیں ہم یار باشند

بقرآن مجید این جمله موجود ‌ ‌ ‌ ز ارشادات حق لمرے ست مقصود
چه دانی تو که کار من کدام ست ‌ ‌ ‌ کدامی آیت و اسمش کدام ست
کدامی شغل هم ذکرش چگون ست ‌ ‌ ‌ کدامی عمل هم افکار چوں ست
توئی اعمی ترا زیں ره خبر نیست ‌ ‌ ‌ ترا تمییز ره از خیر و شر نیست
تو اسرار هویت خوب بشناس ‌ ‌ ‌ ز دل تسلیم کن ایں نکته الماس
اگر خواهی ز نور ذات بیرنگ ‌ ‌ ‌ جمال شیخ را دیدن کن آهنگ
هر آں چیزے که گوید با تو پیرے ‌ ‌ ‌ اگر سالک شوی باشی فقیرے
ز مهر حق تعالی هم ہمیسہ ‌ ‌ ‌ نوشتم نسخهٔ هذا معتبر
هر آنچه مر ترا لازم شعور ست ‌ ‌ ‌ بگفتن راز او مارا ضرور ست
بخیز و نصف شب چوں مرد سالک ‌ ‌ ‌ چهار اطراف را و گشت مالک
ز بعدش هم بداں اے مرد دانا ‌ ‌ ‌ سلاح مرد مومن آں وضو را
تهجد را گذارد با نیازے ‌ ‌ ‌ بقلب حاضر و هم جاں گدازے
دو رکعت چوں بخواند از نوافل ‌ ‌ ‌ بذکر و فکر گردد خوب شاغل
بگوید لا اله الا الله ‌ ‌ ‌ ز دل هر چیز را بگذارد والله
ز ضرب اسم الله ایں چنیں ساز ‌ ‌ ‌ بیفتد جمله خطرات از همیں راز
ز تیغ لا اله گیر اے جاں ‌ ‌ ‌ بمیدان جهاں او را بگرداں
ز جاروب کمال لا اله گیر ‌ ‌ ‌ غبار غیر حق را دور کن تیر
بداں اسم رسول الله بگوید ‌ ‌ ‌ ز مرشد راز باطن را بجوید
هزار از ورد او یا سه هزار ست ‌ ‌ ‌ ز ذکر کلمهٔ طیب شمار ست

Marfat.com

کند ہر کس وظیفہ بست و چار الف[۱]   شود خائف ز ذاتش مرگ با حلف

طریق وِرد او بشناسد از پیر   نیاید در رسم او در سلک تحریر

ز تلقینے کہ مرشد میکند فاش   چو ماہی در میان آب خوش باش

ز ذکر غیب بشنوائے عزیزے   خدا کار تو سازد با تمیزے

ہر آنکو ذکر ارفع میکند ساز   نجات از حق بیابد صاحب راز

ز جنس وہم ترکٹی شغل میدان   ہر آنکو گشت عامل ہست سلطان

ز دو سوراخ بینی باد را نوش   بپردہ در دماغے سوئے حق کوش

بداں آنگاہ نوبت خانہ شاہ   شنو از گوشہائے خود تو اے ماہ

بداند ہر کہ از اخبار انحد   ز درگاہِ خدا اسرار انحد

ہمیں انحد بداں سلطان اذکار   ہمیں انحد ولے راہست سردار

بداں ہر لحظہ انحد را اثاثہ   عیاں کردیم اشغال ثلاثہ

زہر اشغال ایں اعمال بس خوب   ز سلطانی جاں سلطان محبوب

بتدریج ایں طریقہ ورزد آندم   دواند اسپ خود بر عرش اعظم

کند معکوس دیدہ ہائے سر را   میان ابرواں دارد نظر را

بہمراہِ ترکٹی چشم تابد   ہر آں ثمرے کہ خواہد باز یابد

ترکٹی را تو دو خانہ بدانی   ز محمود و نصیرا شغل خوانی

نگاہِ خود سوئے محمود دارد   ازیں رہ وقت خود مسعود دارد

---

[۱] الف بمعنی ہزار۔ یعنی بست و چہار ہزار مرتبہ وظیفہ کلمہ طیبہ کند ۱۲

Marfat.com

به پاس انفاس دم ها را برآری — خیال این عمل بسیار داری
درین اشغال محمود و نصیرا — نه جنبد چشم طالب اے فقیرا
نظر بر پرّه بینی بدارد — جهان مثل سراب آنگاه دارد
کنی از شغل فوّاره برادر — هر انقدر سے توانی کرد نادر
برون آری تو شعله از دهانے — همیں از نور ذات حق عیانے
بدانی پنج گنج و دوازده را — شنو اے طالب با هوش و دانا
بقلب خود چراغ نور افروز — ز هر موئے ضیائے جلوه آموز
چهار اقسام این باران رافت — لطیف و الطف از هر یک لطافت
ازین ها شغل غوطه بس غریب ست — دگر آں شغل غوثیه عجیب ست
خیال صور علیه بکن زود — شوی هر دو کمال آنگاه محمود
ز شغل جامع و شغل مدوّر — دگر شغل جمالی کن تصوّر
دگر آں شغل غُل کن اے برادر — هر این منکشف شد ذکر نادر
دگر از شغلها کشف القبور ست — بگفتن کشف قرآن هم ضرور ست
همه اوصاف بشریت فنا ساز — ازین دار الغرور خود برون تاز
تراعلی ذکرها مبدا معاد ست — تفکر کن که ذاکر با مراد ست
تصوّر کن بدل این ذکر انگیز — به بحر نور حق این قطره آمیز
همانجائے نشست کن نهانے — ز نور حق منوّر بانیانے
همیں طورے شود مشغول تا فجر — نشیند منتظر تا حق دهد اجر
کنند این ذکر سه پایه مدامی — که برزخ اسم او گویند عامی

شده ذکر ثلاثہ مغز بے پوست	شگفتہ غنچہ مثل گُل شود دوست
بخواند اسم اعظم بعد اتمام	بساحل میرسد کشتی بآرام
بخواند کلمہ سی۳ چاردہ حرف	چو خورشیدے کہ بگداز دہمہ برف
بسے ظاہر ترا زدے چوں بگویم	چو عارف سرِّ مخفی را نپویم !
سرش برود مگر سرے نگوید	ہمیں سر سرِّ حق را نیک جوید
بوقتِ فجر خوش خواند نمازے	بسنت فرض بس عجز و نیازے
چناں باذات اللہ گوید آں راز	کہ خود را از میاں بیروں کند باز
بوقتِ حاضری غائب شود جاں	چو خود را گم کند حق یابد انساں
چناں عارف شود وقتِ ضرورت	کہ داند آں ہمہ آدابِ صورت
نشستہ جائے خود گوید سلامے	ز آداب و حیا ساز و تمامے
چناں در قلب خود گیرد شعورے	کہ ہر چیزے بدل بیند حضورے
بپوشد چشمہا در دل کند غور	چشد آبِ حیات از عشق فی الفور
کند سیر مبارک عرش رحماں	بیابد ذاتِ حق با صدق و ایقاں
بگوید ایں قدر آں اللہ اللہ	نماند خود بماند ذات اللہ
نشستہ ماند آنجا ربع و یکپاس	رسد بر جائے حق بے وہم و وسواس
چو وقتِ چاشت آنجا انتہا کرد	شود سالک مکمل ہم جوانمرد
نمازِ چاشت خواند نیک اسلوب	ز کارِ دین و دنیا میشود خوب
ہماں سی۳ کلمہ و ہم چاردہ اسم	ہمیشہ خواں بسجدہ ہم ازیں قسم
شناسد آں نمازِ پنجگانہ	بداند حاضر او مالک یگانہ

نسازد ترک گاہے سُنّتِ عصر　　بگوید گوئے زمیداں صاحبِ فخر
ز بعدِ عصر خاموشی گزیند　　کہ تا شام از حضوری خوشہ چیند
شنو از گوشِ دل ایں راز اے جاں　　کہ در وے چیست از حق رمزِ پنہاں
کنی گم خویش را اے مردِ عاقل　　اگر خواہی شدن با ذات واصل
بگوید ہرچہ شیخ او را نگہدار　　بنوش آبِ حیات اے مردِ ہشیار
مرادِ من بیانِ شغل و تذکیر　　مشو غافل ز تقدیم و ز تاخیر
ولے تفہیم جز مرشد نیایُد　　بغیر از شیخِ کامل فہم نایُد
چو عارف کامل ایں شاہراہ نمایُد　　فضولی ہائے جملہ در ربایُد
مرا شیخ ست حضرت شاہ سلیماں　　ز حیوانے مرا کرد ست انساں
ز خوش بختی مرا حاصل شد آں پیر　　ظہورِ ذاتِ حق از چہرہ اش گیر
شوم قرباں ز ذاتِ کاملِ انساں　　کہ رفتہ وہم غیریت ازیں جاں
جنابِ شیخ بر حق راہ بنمود　　ازیں راز محبت یافتم سُود
بنوشیدم شرابے از لبِ یار　　خمارش کرد بیخود رفت آثار
ازیں اظہار بیانش چوں بیایُد　　چو مخفی سرّ شد عارف نمایُد
جنابِ غوثِ اعظم کرد دل شاد　　کہ ایں نعمت مرا از لطف خود داد
کنم خود را نثار اسمِ پاکش　　فدا سازم دل و جاں زیرِ خاکش
بدانی اسم او اسم الٰہی!　　ثنائش چوں شود از ما کماہی
بآں خیر الرسل صد بار درودے　　بہ آل پاک و اصحاب شہودے

طریق سالک و عابد ز اشغال!
عیاں کرد ست نوشہ جملہ اعمال

خاتمہ

بحمد اللہ کہ پایاں شد رسالہ — برائے طالبان حق عجالہ
مبارک نام او شد شمس انوار — ز معنی ہائے لفظی گنج اسرار
ششم ماہ ربیع الثانی اے شاد — بسال سیزدہ صد سہ و ہفتاد
بخوبی زیورِ تکمیل پوشید — ز خم عشق ہر کس جرعہ نوشید
ہر آنکو خواند ایں را از ارادت — شود او را وصول از حق سعادت
شود در اولیا عالی مقامے — جہاں او را شود اد نٰے غلامے
ز توحیدِ خدا نوشد شرابے — ز علم معرفت خواند کتابے

شرافت ۔ خادم آل محمد
ز لطفِ حق بخواہد فیض سرمد

Marfat.com

قطعہ تاریخ طبع

نتیجہ فکر مولانا میر نذر علی درد کاکوروی کراچی

بانی سلسلۂ نوشاہی ! | ان کی تبلیغ خدا آگاہی !
گنج بخش اسم گرامی عالی | معرفت سے جو نہیں تھے خالی
دس سو چونسٹھ میں ہوئی انکی وفات ۱۰۶۴ | صاحب علم، طریقت سوغات
گنج الاسرار ہے تالیف ان کی | فخر اسلاف ہے تصنیف ان کی
کیا مضامین ہیں سن لیں حضرات | درج ہیں اس میں تصوف کے نکات
اور توحید و رسالت موضوع | اب یہی پیش نظر ہے مطبوع
ہیں شریف ایک شرافت میں جو فرد | دل میں رکھتے ہیں جو اللہ کا درد
ان کی نصرت پہ ہے حیّ القیوم | ہوئی اردو میں ہے شائع منظوم

طبع کا سال ہے۔ دردِ دل زار
کہو۔ مخزن احسان گنج الاسرار
۱۳ ۸۳
کمل نصرت چھپی گنج الاسرار

---

۱۳ ۸۴

Marfat.com

قطعہ تاریخ طبع

(از سید خورشید علی مہر تقوی جے پوری کراچی)

طبع چوں نسخہ گنج الاسرار شد در جہاں مژدہ تازہ مسموع گشت
مہر در سال طبعش ندا شد زغیب گنج اسرار بے مثل مطبوع گشت

۱۹۶۴ء

Marfat.com

سادات نوشاہیہ کی کتابیں جو غیر مطبوعہ قلمی ہیں

مرتبہ و مصححہ سیّد شرافت

۱۔ خزائن الاسرار ترجمہ چہار بہار۔ حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح (متوفی ۱۰۶۴ھ)

۲۔ ذخائر الجواہر فی بصائر الزواہر۔ (ارشادات نوشاہیہ) "

۳۔ کلمات طیبات (ملفوظات نوشاہیہ) فارسی۔ ہزار کلمہ "

۴۔ جواہر المکنون (نثو کلمہ) "

۵۔ لطائف الاشارات (چالیس کلمہ) "

۶۔ جوامع الاسرار حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح (متوفی ۱۰۹۳ھ)

۷۔ حقائق الآثار حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم رح (متوفی ۱۱۴۶ھ)

۸۔ تذکرہ نوشاہیہ (فارسی) حضرت سید حافظ محمد حیات ربانی رح (متوفی ۱۱۷۳ھ)

۹۔ مجمع اللطائف (فارسی) "

۱۰۔ شرح اسماء اربعین (فارسی) "

۱۱۔ رسالہ سماع " "

۱۲۔ ترویح القلوب " "

۱۳۔ نور الفتاوٰی المعروف فتاوی نوشاہیہ عربی۔ حضرت سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات رح (متوفی ۱۲۲۹ھ)

۱۴۔ انشائے نور اللہ (فارسی)

Marfat.com

۱۵۔ مصطلحات الصوفیہ (فارسی) حضرت سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات رح (متوفی ۱۲۲۹ھ)

۱۶۔ حقائق نوریہ ۔ ״

۱۷۔ الروضۃ الزکیہ فی حقائق العلیہ ۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق رح (متوفی ۱۲۵۳ھ)

۱۸۔ بستان الاوراد ۔ حضرت سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی (متوفی ۱۲۸۶ھ)

۱۹۔ ثمرات الافکار ״

۲۰۔ وسائط العلوم ״

۲۱۔ کتاب الفوائد حضرت سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح (متوفی ۱۳۳۷ھ)

۲۲۔ مکتوبات محمد شاہی ״

۲۳۔ ملفوظات محمد شاہی (سر مکتوم) ״

۲۴۔ روزنامچہ محمد شاہی ״

۲۵۔ فہرست تفسیر حسینی ״

۲۶۔ دیوان نوشاہی اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی دام برکاتہم

۲۷۔ پنج گنج نوشاہی ״

۲۸۔ مکتوبات نوشاہی ״

۲۹۔ رقعات نوشاہی ״

۳۰۔ تفسیر نوشاہی (سورہ مزمل کی تفسیر) ״

۳۱۔ فیض محمد شاہی (ہزارہا صفحات کا مسودہ) ״

۳۲۔ رسالہ رفع سبابہ ״

۳۳۔ رسالہ طاعون ״

Marfat.com

۳۴ - رسالہ الخواص — اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی دام برکاتہ

۳۵ - گلستانِ سعدی کا ترجمہ پنجابی تحت اللفظ — ″

۳۶ - بوستان سعدی — ″ ″

۳۷ - پندنامہ کریما سعدی — ″ ″

۳۸ - نام حق - شرف بخاری — ″ ″

۳۹ - پندنامہ شیخ عطار — ″ ″

۴۰ - محمود نامہ — ″ ″

۴۱ - لطائف گل شاہی — حضرت سید گل محمد بن سید عصمت اللہ برخورداری (متوفی)

۴۲ - بیاض قادری — حضرت سید غلام قادر بن سید عبد اللہ ″ (متوفی ۱۳۰۶ھ)

۴۳ - شجرہ شریف نوشاہی — سید پیر محمد بن سید فضل عالم ہاشمی ″ (متوفی ھ)

۴۴ - قصہ بلال و ملنگ — ″

۴۵ - مناقبات نوشاہیہ — حضرت سید علم بخش بن سید محمد بخش برخورداری سولنگری متوفی ۱۳۱۱ھ

۴۶ - بخشش گدا — ″

۴۷ - قصہ سسی پنوں — سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداری

۴۸ - کلیات سید کرم الٰہی — ″

۴۹ - صداقت نوشاہی (سیحرفی) — سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ برخورداری)

۵۰ - کلیاتِ کاتب — ″

۵۱ - کنز الفوائد (ملفوظات نوشاہی) مولانا سید ابوالرضا بشیر احمد بشارت نوشاہی برخورداری

۵۲ - ختمات القرآن — ″

۵۳ - صد ختم کلام اللہ شریف — ″

Marfat.com

سید شرافت کی غیر مطبوعہ کتابیں

تاریخ کی کتابیں

شریف التواریخ ۳ جلدیں

جلد اول تاریخ الاقطاب

جلد دوم طبقات النوشاہیہ

جلد سوم تذکرۃ النوشاہیہ

تاریخ عباسی

تاریخ ساہنپال (غرائب الاقوال)

طراز الاولیا (عربی)

تذکرہ نوشاہ عالیجاہ۔

مقامات برخورداریہ

مآثر اجمال

حیات ربانی

صحیفہ نور

کلید بخشش

نوشاہ زمان

مرآۃ الآیین

تذکرہ محمد شاہی

تحقیق الاخبار (حیات سچیار)

جواہر نوشاہیہ

تذکرہ میر نواب

یاران شرافت

تذکرۃ المخدرات

مناقب کی کتابیں

الاستنباہ فی القاب النوشاہ فارسی

النظائر والاشباہ فارسی فی مناقب اولاد النوشاہ

الیواقیت والمرجان فی مناقب الشیخ عبدالرحمن فارسی

قسطاس القادریہ بموازنۃ قرطاس النقشبندیہ فارسی

خصائص القادریہ فی فضائل النوشاہیہ

Marfat.com

تصوف کی کتابیں

جواہرات ترجمہ کلماتِ طیبات

ہدایت السالکین (معمولات نوشاہی)

ضیاء العارفین (مجالس نوشاہی)

کنز المعرفت (ملفوظات نوشاہی)

کلمات قدسیہ (فیض نقشبندیہ)

فیض چشتیہ (فارسی)

برکات المحبوب فی زیارۃ السالک و المجذوب

گوہر آبدار۔

اوراد و عملیات کی کتابیں

دُرِ یتیم فی فضائل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (عربی)

صلوٰۃ الحسنٰی (عربی)

افضل الاعمال

زاد العابدین (عملیات شرافت ۱)

طریق الصالحین (عملیات شرافت ۲)

تحفہ محبوبیہ

ظہور الانوار فی زیارۃ النبی المختار

شرعی مسائل کی کتابیں

مرآۃ الجنان فی حدیث سید الانس و الجان (احادیث)

صحیفہ مسائل (شاہدیات)

انوار السیادۃ الی آثار السعادت (مسئلہ سیادت)

سیادۃ العلویہ (مسئلہ اثبات سیادت علویاں)

تحفۃ المحبین فی جواز سماع العاشقین (مسئلہ سماع)

جواز السجود والتحیتہ من حضرات مشائخ المجددیہ (مسئلہ سجدہ تعظیم)

سفرناموں کی کتابیں

حدائق الانوار فی زیارت السادات الابرار (سفرنامہ اوچ متبرکہ)

ضیافتہ الاحباب فی سفر الخوشاب

ثبات الایقان فی سفر الملتان۔

سیر و سیاحت (فارسی روزنامچہ)

مکتوبات کی کتابیں۔

یادگارِ محبوب (شاہد سے خط و کتابت)

فروغ انجمن (اراکین انجمن سے خط و کتابت)

مقالات نورانی (سرور کیانی سے خط و کتابت)

مراسلۃ العظیم (سلیم لاہوری سے خط و کتابت)

کتاب المسطور (طور قریشی سے خط و کتابت)

مکاتیب الاطہر (مسٹر اختر سے خط و کتابت)

مناظرہ کی کتابیں۔

مرآۃ الحق (مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے متعلق)

ظفر حنفیہ بر جماعت قادیانیہ

سجادہ نشین۔ (بجواب النیابت)

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوشاھیہ ساھن پال شریف
ڈاکخانہ ٹھٹھہ عالیہ ضلع گجرات

گنج الاسرار

مصنفہ حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ

مرتبہ: سید شرافت نوشاہی

Marfat.com